وبائی امراض و فقہی مسائل

عالمی وبا کے پیشِ نظر قرآن وحدیث اور علمائے کرام کے اقوال کی
روشنی میں رہنمائی، شرعی اصول ،سائینٹفک و طبی ، احتیاطی تدابیر

الشیخ ارشد بشیر عمری مدنی [redacted]

خير الناس أنفعهم للناس

AskIslamPedia
GATEWAY FOR ISLAMIC INFORMATION
Free Online Islamic Encyclopedia

بسم اللہ الرحمن الرحیم

AbmQuranNotes.com / AskIslamPedia.com

AskIslamPedia
GATEWAY FOR ISLAMIC INFORMATION
Free Online Islamic Encyclopedia

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جملة الحقوق محفوظة لدى مؤسسة الطبع
© All Rights Reserved with Publisher

Author

شیخ ارشد بشیر عمری مدنی

Shaikh Arshad Basheer Umari Madani

Hafiz, Aalim, Faazil (Madina University, KSA), MBA.
Founder & Director of AskIslamPedia.com
Chairman: Ocean The ABM School, Hyd.
+91 92906 21633 (whatsapp only)

وبائی امراض اور فقہی مسائل

Publisher & Printer
ABM Pint Time
+91-9390993901, +91-9989022928
abm.printtime@gmail.com

AskIslamPedia
GATEWAY FOR ISLAMIC INFORMATION
Free Online Islamic Encyclopedia

AbmQuranNotes.com / AskIslamPedia.com

فہرست

وبائی امراض اور فقہی مسائل 5
کورونا وائرس اور پہلا مسئلہ 5
بیماری کا پہلا فائدہ 6
بیماری کا دوسرا فائدہ 8
بیماری کا تیسرا فائدہ 9
بیماری کا چوتھا فائدہ 9
بیماری کا پانچواں فائدہ 10
بیماری کا چھٹواں فائدہ 11
بیماری کا ساتواں فائدہ 12
کورونا وائرس اور دوسرا مسئلہ 14
کورونا وائرس سے جن کا انتقال ہوا کیا وہ شہید ہیں؟ 15
پہلی حدیث: 16
دوسری حدیث: 17
تیسری حدیث: 18
کورونا وائرس اور تیسرا مسئلہ 20
پہلی حدیث: 20
دوسری حدیث: 21
کورونا وائرس اور چوتھا مسئلہ 21
پہلی دعا 22
دوسری دعا 23
پہلی حدیث: 24
دوسری حدیث: 24
کورونا وائرس اور پانچواں مسئلہ 25
کورونا وائرس اور چھٹواں مسئلہ 25
کورونا وائرس اور ساتواں مسئلہ 28
پہلی حدیث: 28
دوسری حدیث: 29

AbmQuranNotes.com / AskIslamPedia.com
AskIslamPedia
GATEWAY FOR ISLAMIC INFORMATION
Free Online Islamic Encyclopedia

تیسری حدیث: 30
چوتھی حدیث: 31
پانچویں حدیث: 32
چھٹویں حدیث: 33
ساتویں حدیث: 33
کورونا وائرس اور آٹھواں مسئلہ 36
پہلی حدیث: 36
دوسری حدیث: 37
کورونا وائرس اور نواں مسئلہ 37
کورونا وائرس اور دسواں مسئلہ 46
کورونا وائرس اور گیارہواں مسئلہ 47
کورونا وائرس اور بارہواں مسئلہ 47
کورونا وائرس اور تیرہواں مسئلہ 49
کورونا وائرس اور چودھواں مسئلہ 50

AbmQuranNotes.com / AskIslamPedia.com

وبائی امراض اور فقہی مسائل

عالمی وبا کے پیشِ نظر قرآن وحدیث اور علمائے کرام کے اقوال کی روشنی میں رہنمائی

شرعی اصول، سائنٹفک وطبی، احتیاطی تدابیر

السّلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ اَمَّا بَعْدُ:

محترم سامعین کرام اور سامعات:

آج کا ہمارا ٹاپک ہے کورونا بیماری، وائرس، کوویڈ19، اور اس تعلق سے اٹھنے والے فقہی مسائل۔ کوویڈ19 اور کورونا سے رلیٹڈ کیا ہمارے پاس مسائل ہیں؟ آیئے ہم ایک ایک کرکے اس کو جاننے کی کوشش کرتے ہیں اور آج سے ان کو حل کرتے جاتے ہیں ان شاء اللہ۔

کورونا وائرس اور پہلا مسئلہ

مرض کی حکمت کیا ہے اور بیماری کی حکمت کیا ہے اور ان بیماریوں کے فائدے کیا ہیں؟

جواب۔ بیماری کے سات فائدے

((تھذیب للنفس و تصفیۃ لھا من الشر))

یعنی نفس کو اللہ سبحانہ وتعالیٰ سنوارتے ہیں بیماری ڈال کر

AbmQuranNews.com / AskIslamPedia.com

AskIslamPedia
GATEWAY FOR ISLAMIC INFORMATION
Free Online Islamic Encyclopedia

مثال کے طور پر ایک بندہ ہے لیکن وہ اپنے نفس کو کنٹرول نہیں کرتا لیکن جب بیماری آتی ہے تو وہ اپنے نفس کو کنٹرول کرنے لگتا ہے، اچھا ہو جاتا ہے، شرارت سے باز آجاتا ہے، تکبر سے خالی ہو جاتا ہے اگر وہ کسی پر ظلم کر رہا ہے تو ظلم سے رک جاتا ہے نتیجہ میں بیماری اس کے لیے کیا ہو گئی؟

اس کے لیے نعمت ہو گئی،

اللہ سبحانہ وتعالیٰ قرآنِ مجید میں ارشاد فرمارہے ہیں:

سورۃ الشوریٰ سورۃ نمبر 42 کی آیت نمبر 30 میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ ارشاد فرمارہے ہیں:

﴿وَمَا أَصَابَكُم مِّن مُّصِيبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ أَيْدِيكُمْ وَيَعْفُو عَن كَثِيرٍ﴾

"جو تم کو مصیبت پہنچی ہے وہ تمہارے کئے کا نتیجہ ہے اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ بہت سارے گناہ تو معاف کرتے ہیں"،

بندے کے ہر گناہ کو اگر پکڑنا شروع کر دے تو کوئی نہیں بچ سکتا لیکن اللہ سبحانہ وتعالیٰ معاف کر دیتے ہیں، بعض اوقات پر اللہ سبحانہ وتعالیٰ پکڑتے ہیں تاکہ بندہ سدھر جائے، کئی مرتبہ ایسا ہوا کہ بیمار ہونے کے بعد آدمی کی ایمانی حالت پہلے سے بہتر ہو گئی اس لحاظ سے بیماری اس کے لیے نعمت ہو گئی۔

بیماری کا پہلا فائدہ

اس نکتہ میں ایک حدیث یہ ہے،

((مَا يُصِيبُ الْمُؤْمِنَ مِنْ وَصَبٍ وَلاَ نَصَبٍ وَلاَ سَقَمٍ وَلاَ حَزَنٍ حَتَّى الْهَمُّ يُهَمُّهُ إِلاَّ كُفِّرَ بِهِ مِنْ سَيِّئَاتِهِ))

صحیح مسلم حدیث نمبر 2573 کے مطابق یہ ہے کہ

AbnQuranNotes.com / AskIslamPedia.com

"جتنی تکلیف ہوگی جتنی مصیبتیں آپ کو آئیں گیں بیماری آئے گی یا کوئی بھی غم آئے گا کوئی ایک فکر آجائے گی آپ کے گناہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ معاف کر دیں گے۔"

اللہ اکبر اتنے گناہ معاف ہو رہے ہیں؟

جب آپ مریض کے پاس جاتے ہیں تو وہاں پر کیا دعا پڑھتے ہیں، صحیح بخاری، حدیث نمبر 3659:

((لَا بَأْسَ طَهُورٌ إِنْ شَاءَ اللَّهُ))

کوئی بات نہیں، پہلے تو بیماری کو چھوٹا بتانا ہے، لیکن ہم لوگ جا کر آ کر کہتے ہیں اتنی بڑی بیماری، اب کیا ہو گیا؟ ایسا نہیں بولنا چاہئے بلکہ اس طرح بولنا ہے کہ یہ تو کچھ بھی نہیں ہے اللہ سبحانہ وتعالیٰ قدیر ہیں اللہ سبحانہ وتعالیٰ

﴿كُنْ فَيَكُونُ﴾

کہیں گے تو بس ایسے تم اچھے ہو جاؤ گے ان شاء اللہ بیماری کوئی چیز نہیں "لَا بَأْسَ" کا ایک اور مطلب یہ ہے کہ کوئی مشکل بات نہیں ان شاء اللہ سب کچھ آسان ہو جائے گا یعنی کہ امید دلانا ہے بیماری کو معمولی کر کے دکھانا ہے بیماری کو بڑا چڑھا کر نہیں بتانا ہے اور "طَهُورٌ" کا مطلب یہ کہ بیماری سے پاک اور ایک مطلب یہ کہ گناہوں سے پاک الحمد للہ احادیث پڑھنے سے یہ سب پتہ چلتا ہے

اسی طرح ایک اور حدیث یہ ہے: کہ اللہ کے نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا سنن الترمذی، حدیث نمبر :2399

((مَا يَزَالُ الْبَلَاءُ بِالْمُؤْمِنِ وَالْمُؤْمِنَةِ فِي نَفْسِهِ وَوَلَدِهِ وَمَالِهِ حَتَّى يَلْقَى اللَّهَ وَمَا عَلَيْهِ خَطِيئَةٌ))

کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ، آزمائشیں ڈالتے ہیں مومنوں پر اور مومن عورتوں پر اس کے جان میں یا اس کے اولاد میں، مال میں یہاں تک کہ وہ اللہ سے ملتا ہے تو اس کا کوئی بھی گناہ باقی نہیں رہتا بندہ قیامت میں

AskIslamPedia
GATEWAY FOR ISLAMIC INFORMATION
Free Online Islamic Encyclopedia
AbmQuranNotes.com / AskIslamPedia.com

جا کر دیکھتا ہے کہ یہاں پر تو میرا کوئی گناہ ہے ہی نہیں حلانکہ میں نے کئی گناہ کئے تھے وہ گناہ ختم کردیئے گئے اس آزمائش کے بدلے، تو یہ پہلا نکتہ تھا کہ بندے کا نفس اچھا ہو جاتا ہے اور نفس کے اندر جو شر ہے وہ اس کے اندر سے ختم ہو کر خیر اور بھلائی کا آنا شروع ہو جاتا ہے

بیماری کا یہ پہلا فائدہ ہے۔

بیماری کا دوسرا فائدہ

بیماری کا دوسرا فائدہ یہ ہے کہ آخرت میں بیماری اس کے لیے جنت میں داخلہ کا ذریعہ بن سکتی ہے

شیخ ابن عثیمین رحمۃ اللہ علیہ نے ایک واقعہ نقل کیا کہ ایک بہت نیک خاتون رہا کرتی تھیں جب ان کی انگلی میں درد ہونے لگا تو رونے کے بجائے وہ خاتون مزہ لے رہی تھیں خوش ہو رہی تھیں اور جو ڈاکٹر ہے طبیبہ ہے وہ پریشان ہو رہی تھی، تو اس نیک خاتون نے کہا کہ مجھے اس کی تکلیف کا اندازہ ہے لیکن اس تکلیف کی وجہ سے مجھے جو آخرت میں ملنے والا اجر ہے، اسکا بھی اندازہ ہے۔

تو آیئے دیکھتے ہیں اس کے لیے بھی ایک حدیث ہے " صحیح الجامع الصغیر " حدیث نمبر 5484:

((يَوَدُّ اهل العافية يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَنَّ جُلُودًا كَانَتْ تُقْرَضُ بِالْمَقَارِيضِ فِي الدُّنْيَا لِمَا يَرَوْنَ مِنْ ثَوَابِ أَهْلِ الْبَلَاءِ))

"قیامت کے اہل العافیہ نعمتوں میں پائیں گے ان لوگوں کو جن پر مصیبتیں بہت آ رہی تھیں دنیا میں، تو یہ لوگ کہیں کہ کاش کہ دنیا میں ہم کو قینچیوں سے کاٹ دیا جاتا ہمارے چمڑوں کو تو آج ہم بھی مزہ لیتے جیسے یہ لوگ مزہ لے رہے ہیں"

صحیح الجامع الصغیر کی حدیث نمبر 5484،

AbdQuranNotes.com / AskIslamPedia.com

بیماری کا تیسرا فائدہ

کہ جب آدمی بیماری کی حالت میں ہوتا ہے تو وہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے قریب ہو جاتا ہے اس کے لیے دلیل یہ ہے کہ صحیح مسلم حدیث نمبر 2569 میں ہے:

((ابْنَ آدَمَ، عَبْدِی))

اللہ سبحانہ وتعالیٰ کہتا ہے اے ابن آدم

((عَبْدِی فُلاَنًا))

فلاں ایک بندہ میرا

((مَرِضَ))

بیمار ہوا تھا

((فَلَمْ تَعُدْهُ))

تم نے ان کی زیارت نہیں کی؟ عیادت نہیں کی؟

((أَمَا عَلِمْتَ أَنَّكَ لَوْ عُدْتَهُ))

اگر تم اس کی زیارت کرتے بیمار کی عیادت کرتے

((لَوَجَدْتَنِي عِنْدَهُ))

تو تم مجھے وہاں پاتے

بیماری کا چوتھا فائدہ

کہ یہاں پر صبر کی فضیلت بھی نکھر کر آتی ہے کہ صحیح مسلم حدیث نمبر 2999 میں ہے:

AbmQuranNotes.com / AskIslamPedia.com
AskIslamPedia
Gateway for Islamic Information
Free Online Islamic Encyclopedia

((عَجَبًا لِأَمْرِ الْمُؤْمِنِ))

مومن کا معاملہ بھی بڑا عجیب ہے

((إِنَّ أَمْرَهُ كُلَّهُ خَيْرٌ))

اس کا پورا کا پورا معاملہ خیر ہی خیر ہے

((وَلَيْسَ ذَاكَ لِأَحَدٍ إِلَّا لِلْمُؤْمِنِ))

اور یہ خصوصیت صرف مومن ہی کو حاصل ہے

((إِنْ أَصَابَتْهُ سَرَّاءُ شَكَرَ))

خوشی حاصل ہوتی ہے تو وہ اللہ کا شکر ادا کرتا ہے اس پر بھی اس کو اجر ملتا ہے

((وَإِنْ أَصَابَتْهُ ضَرَّاءُ))

اگر مومن کو مصیبت پہنچتی ہے تو وہ صبر کرتا ہے اس پر بھی اس کو اجر ملتا ہے

((فَصَبَرَ فَلَهُ أَجْرٌ))

اس کو اس کے صبر کرنے پر بھی اجر ملتا ہے۔

بیماری کا پانچواں فائدہ

بیماری کی وجہ سے آدمی کے گناہ دھل جاتے ہیں جیسا کہ " صحیح الجامع الصغیر "حدیث نمبر 800 میں کہ اللہ کے نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ ارشاد فرمارہے ہیں:

((أُكْتُبُوا لِعَبْدِي))

فرشتوں کو اللہ سبحانہ وتعالیٰ حکم دیکر کہہ رہے ہیں کہ میرے بندے کے نیکیاں لکھتے چلے جاؤ

((كُلَّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ مَا كَانَ يَعْمَلُ مِنْ خَيْرٍ))

AbmQuranNotes.com / AskIslamPedia.com
AskIslamPedia
GATEWAY FOR ISLAMIC INFORMATION
Free Online Islamic Encyclopedia

جو کچھ بھی وہ نیکی کر رہا تھا اس سے پہلے اب وہ بیماری کی وجہ سے نہیں کر رہا ہے

((فِي وَثَاقٍ))

جب تک وہ بیماری کی وجہ سے بندھا ہوا ہے بیڈ پر

اہل علم نے کہا کہ اس سے بھی گناہ مٹانے کی دلیل ملتی ہے اور بھی بہت ساری احادیث ہیں اور ایک بھی حدیث سناتا ہوں، صحیح بخاری، حدیث نمبر 5640 میں ہے اللہ کے نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((مَا مِنْ مُصِيبَةٍ تُصِيبُ الْمُسْلِمَ))

مسلمان کو کوئی بھی مصیبت اگر پہنچتی ہے

((إِلَّا كَفَّرَ اللَّهُ بِهَا عَنْهُ))

اللہ سبحانہ وتعالیٰ اس کے بدلے میں کیا کرتے ہیں اس کو مٹا دیتے ہیں اس کے گناہ کو

((حَتَّى الشَّوْكَةُ يُشَاكُهَا))

یہاں تک کہ اگر ایک کانٹا بھی چبھتا ہے تو اللہ سبحانہ وتعالیٰ اس کا گناہ مٹاتے ہیں۔

یہاں تک کہ بندہ اس حال میں انتقال بھی کر جائے تو گویا کہ وہ گناہوں سے پاک ہو کر جا رہا ہے ایسا ہے تو بڑی فضیلت کی بات ہے۔

بیماری کا چھٹواں فائدہ

نا صرف گناہ مٹ جاتے ہیں بلکہ درجات بھی بلند ہوتے ہیں، اللہ اکبر، اور اس کے نامہ اعمال میں نیکیاں ہی نیکیاں لکھی جاتی ہیں، سنن ابو داود حدیث نمبر 3090 میں لکھا ہوا ہے:

((حَتَّى يُبْلِغَهُ))

AbnQuranNotes.com / AskIslamPedia.com

یعنی کہ ایک بندے کے لئے اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے یہ طے کر دیا کہ اس کا مقام بلند رکھے گا، لیکن وہ بندے کا عمل اگر اتنا نہیں ہوتا ہے تو دنیا کی زندگی میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ اس پر کچھ آزمائشیں ڈالتے ہیں یہاں تک کہ

((حَتّٰى يُبَلِّغَهُ الْمَنْزِلَةَ))

اللہ تعالیٰ اس کو اس درجہ تک پہنچا دیتے ہیں

((الَّتِي سَبَقَتْ لَهُ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى))

جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے پہلے ہی طے تھا

جیسے ہی بندے پر مصیبت آتی ہے تو بندہ کیا کرتا ہے بستر پر بیٹھ کر اللہ، اللہ کرتا ہے وہ مصیبت میں اللہ کو پکارتا ہے اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی بڑائی کبریائی بیان کرتا ہے مدد کے لیے پکارتا ہے اپنی گناہوں کی مغفرت کرتا ہے، تو صحیح حدیث میں ہے کہ اس وقت اللہ سبحانہ وتعالیٰ فرشتوں کو حکم دیتے ہیں نیکیاں لکھتے جاؤ یعنی اللہ سبحانہ وتعالیٰ بندے کو بہانے بنا بنا کر اس کی مغفرت کا انتظام کرتے ہیں لیکن بندہ بہانے بنا بنا کر نیکیوں سے بھاگتا پھرتا ہے۔

بیماری کا ساتواں فائدہ

ساتواں فائدہ یہ کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی طرف بندے لوٹتے ہیں، جب بندہ بیمار ہوتا ہے تو اس میں کئی بیمار لوگ اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے توبہ واستغفار کرتے ہیں، اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی طرف رجوع ہو جاتے ہیں جیسا کہ سورۃ الانعام سورۃ نمبر 6 کی آیت نمبر 43 میں ہے:

AbdQuranNotes.com / AskIslamPedia.com

وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَأَنتَ فِيهِمْ ۚ وَمَا كَانَ اللَّهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُونَ
(8:33)
وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا إِلَىٰ أُمَمٍ مِّن قَبْلِكَ فَأَخَذْنَاهُم بِالْبَأْسَاءِ وَالضَّرَّاءِ لَعَلَّهُمْ
يَتَضَرَّعُونَ (6:42) فَلَوْلَا إِذْ جَاءَهُم بَأْسُنَا تَضَرَّعُوا وَلَٰكِن قَسَتْ قُلُوبُهُمْ
وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطَانُ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ(6:43)
وَمَا كَانَ رَبُّكَ لِيُهْلِكَ الْقُرَىٰ بِظُلْمٍ وَأَهْلُهَا مُصْلِحُونَ(11:117)

اللہ تعالیٰ کہہ رہے ہیں یہ لوگ جب اللہ کا عذاب آتا ہے تب بھی اللہ کی طرف لوٹتے نہیں تضرع نہیں کرتے آہ وزاری نہیں کرتے گڑ گڑا کر اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے معافی طلب نہیں کرتے یہاں پر اہل علم نے یہ بھی کہا جب بلائیں آتی ہیں وبا آتی ہے تو ایسے وقت پر گڑ گڑا کر دعائیں مانگنی چاہئے سب کو " استغفر اللہ - استغفر اللہ " کہتے رہنا چاہئے کیونکہ استغفر اللہ کہیں گے تو اللہ سبحانہ وتعالیٰ مصیبتوں کو ہٹا دیتے ہیں اللہ تعالیٰ نے کہا کہ جب قوم استغفر اللہ کہی گی تو اللہ سبحانہ وتعالیٰ اس قوم کو عذاب بھی نہیں دیں گے ، جہاں پر اصلاح کا کام ہوتا ہے ، دعوت کا کام ہوتا ہے وہاں پر بھی اللہ سبحانہ وتعالیٰ عذاب کو روک دیتے ہیں آنے نہیں دیتے۔

اور اسی طریقے سے اللہ کے نبی ﷺ سے جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا کہ اے اللہ کے نبی (ﷺ) کیا ہم ہلاک ہو جائیں گے ؟
((أَنَهْلِكُ وَفِينَا الصَّالِحُونَ؟))

ہمارے پاس تو بہت سارے نیک صحابہ (رضی اللہ عنہم) بھی ہیں ، اتنے نیک صحابہ ہیں تو اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا:

AbmQuranNotes.com / AskIslamPedia.com

((قَالَ: نَعَمْ إِذَا ظَهَرَ الْخَبَثُ))

جب گندگیاں زیادہ ہو جائیں گی تو اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہلاکت وبربادی مقدر کردیں گے۔

اس کا یہ مطلب ہے کہ جب آپ دیکھیں گے کہ ہلاکت وبربادی آرہی ہے اور تباہی آرہی ہے تو اس کا مطلب گناہوں کا کم ہونا ضروری ہے خباثتیں کم ہونا چاہئے، اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی طرف رجوع ہونے کا کام اور استغفر اللہ کا کام بڑھادینا چاہئے تو سب سے بہترین کام "سید الاستغفار" ہے اس کا اہتمام کرنا چاہئے، صحیح بخاری حدیث نمبر 6306:

((اللَّهُمَّ أَنْتَ رَبِّي، لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ، خَلَقْتَنِي وَأَنَا عَبْدُكَ، وَأَنَا عَلَى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ، أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ، أَبُوءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَأَبُوءُ لَكَ بِذَنْبِي، فَاغْفِرْ لِي، فَإِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ))

کورونا وائرس اور دوسرا مسئلہ

کورونا کی وجہ سے اگر کوئی انتقال کرجاتا ہے تو کیا وہ آدمی کو ان شاء اللہ شہید یعنی کہ شہادت کا مرتبہ ملتا ہے یا نہیں؟

"توکل علی اللہ" توکل کا مطلب وہ نہیں ہے کہ جو لوگوں نے اپنی طرف سے گھڑ لیا ہے صحیح توکل یہ ہے کہ اسباب کو اپنانا ہے کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو صرف اسباب اپناتے ہیں دعاؤں کو نہیں اپناتے، کچھ لوگ ہیں جو اللہ پر بھروسہ نہیں کرتے اور صرف اسباب اپناتے ہیں اور دعائیں چھوڑ دیتے ہیں ایسے لوگوں کی پوری توجہ صرف اسباب پر ہوتی ہے اور کچھ لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں جو توکل کے نام پر اسباب پر بھروسہ نہیں کررہے ہیں، شیخ بن باز رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا گیا توکل کا مطلب کیا ہے؟

AbnQuranNotes.com / AskIslamPedia.com

تو آپ نے کہا:

((الْاِعْتِمَادُ عَلَى اللّٰهِ بِالْاَسْبَابِ الْمَشْرُوْعَةِ))

جو جائز اسباب ہیں اس کو اپناتے ہوئے اللہ سبحانہ وتعالیٰ پر بھروسہ کرنا۔

((اِعْقِلْهَا وَ تَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ))

کہ تم اونٹنی کو رسی سے باندھو پھر اس کے بعد اللہ پر بھروسہ کرو۔

ایسا نہیں ہے کہ آپ نے اونٹنی کو چھوڑ دیا، آپ نے اسے کسی رسی سے نہیں باندھا اور آپ نے اس کی حفاظت نہیں کی پھر آپ کہہ رہے ہیں میری تو اونٹنی ضایع ہو گئی، میں تو مسجد کو آیا تھا کیا اللہ میری اونٹنی کی حفاظت نہیں کر سکتا تھا؟

اہل علم نے کہا کہ یہ حدیث کی سند ضعیف ہے لیکن معنی صحیح ہے۔

کورونا کے وقت گھر کو قلعہ سمجھیں جتنا ہو سکے گھر پر ہی رہیں البتہ کچھ ضرورت ہو یا حاجت ہو تو ہی آپ باہر نکلیں، حکومت کی طرف سے، ڈاکٹرس کی طرف سے اور اکسپرٹ کی طرف سے جو ہدایات دی گئی ہیں کہ باہر نکلنے کے لیے سوشیل ڈسٹنس رکھنا ہے اور ماسک آپ کو پہننا ہے اسی طریقے سے سنیٹیزرس کا آپ کو استعمال کرنا ہے اور اسی طریقے سے جتنا ہو سکے آپ لوگوں سے دوری بنائیں رکھیں اور احتیاطی تدابیر اختیار کریں۔

کورونا وائرس سے جن کا انتقال ہوا کیا وہ شہید ہیں؟

جن کا انتقال کورونا وائرس سے ہو چکا ہے تو آیئے دیکھتے ہیں کہ اس بارے میں ہم کو کیا حدیث ملتی ہے کیا ان کو شہید کہا جا سکتا ہے کیا ان کو یہ مرتبہ ملتا ہے یا نہیں ملتا؟

AbmQuranNotes.com / AskIslamPedia.com

جو انتقال کر چکے ہیں، ایمان والے ہیں ان شاء اللہ شہید کا مرتبہ ملنے کی امید کی جاسکتی ہے علمائے کرام کہہ رہے ہیں کہ امید کی جاسکتی ہے کہ ایسے ہی لگ رہا ہے جیسا کہ بعض احادیث میں شہادت کے مرتبہ کے جو الفاظ آئے اس سے اس کو ملحق کیا جاسکتا ہے اور ساتھ میں اہل علم "واللہ اعلم" بھی کہہ رہے ہیں کیونکہ ہم کسی کو بھی آسانی سے شہید نہیں کہہ سکتے ان شاء اللہ کہنا چاہئے یہاں تک کہ معرکہ میں شریک ہونے والے کو بھی ان شاء اللہ شہید کہتے ہیں، جیسا کہ ڈاکٹر عثمان الخمیس حفظہ اللہ ہیں شیخ عبداللہ المطلق حفظہ اللہ ہیں اور اسی طرح شیخ صالح المنجد حفظہ اللہ ہیں ان سب نے کہا کہ امید کی جاتی ہے چند احادیث کی روشنی میں کہ ممکن ہے۔

البتہ یہ طاعون کے معاملے سے بلکل الگ مسئلہ ہے اس لیے اہل علم نے کہا کہ کورونا وائرس کو طاعون سے جوڑا نہ جائے کیونکہ طاعون مکہ میں داخل نہیں ہو سکتا تو اس کا مطلب یہ نکلا کہ یہ طاعون کی بیماری یا اس جیسی بیماری تو ہرگز نہیں ہے پلیگ تو نہیں ہے البتہ دوسرے بیماریوں سے ملحق کیا جاسکتا ہے میں ان شاء اللہ اس ضمن میں تین حدیثیں ذکر کروں گا آیئے ہم اس پر غور کریں، کیا ان حدیثوں پر کورونا کو ملحق کیا جاسکتا ہے یا نہیں؟ آپ بھی اس پر ریسرچ کیجیے بعض اہلِ علم نے کہا کہ ممکن ہے۔

پہلی حدیث:

اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کتاب الجنائز میں شیخ البانی رحمہ اللہ نے اس حدیث کو آتھنٹک کہا ہے کہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

((اَلْقَتْلُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ شَهَادَةٌ))

AbmQuranNotes.com / AskIslamPedia.com

اللہ کی راہ میں قتل کیا جانا شہادت ہے

((وَالنُّفَسَاءُ شَهَادَةٌ))

وضع حمل کے دوران اگر موت واقع ہو جائے تب بھی عورت کو شہادت کا مرتبہ ملے گا

((وَالْحَرَقُ شَهَادَةٌ))

اگر کوئی جل کر مر جائے تو بھی شہادت ہے

((وَالْغَرَقُ شَهَادَةٌ))

اور اگر کوئی ڈوب کر مر جائے تو بھی شہادت ہے

((وَالسُّلُّ شَهَادَةٌ))

یہ ایک سل کی بیماری ہے

علماء نے اس کو بھی ریلیٹ کیا کہ یہ بیماری جسم کے اندرونی حصے کی ہے اس بیماری کو بعض نے کورونا سے جوڑتے ہوئے "السل" سے بھی استدلال کیا ہے۔

((وَالْبَطْنُ شَهَادَةٌ))

پیٹ کے مرض سے اگر کوئی مر جاتا ہے تو بھی شہادت ہے۔

دوسری حدیث:

اللہ کے نبی ﷺ کے پاس کسی نے آ کر کہا ہم تو سمجھ رہے تھے کہ قتال کے میدان میں شہادت کا مرتبہ ملے گا تو اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا تب تو پھر بہت کم شہید ہوں گے اس امت میں، اور پھر آپ ﷺ نے فرمایا بلکہ شہادت کے مرتبہ میں اور بھی بہت سے لوگ آتے ہیں، پھر جو اوپر حدیث

AbmQuranNotes.com / AskIslamPedia.com

گزری ہے اسی طرح اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا کہ یہ یہ لوگ بھی شہید ہیں، اس کو علمائے کرام نے جمع کیا کہ اور کون کون ہیں جو شہادت کا مرتبہ پر فائز ہونگے تو اس میں

حدیث نمبر 2:

((السُّلُّ شَهَادَةٌ))

سل ایک بیماری ہوتی ہے جو اندرونِ جسم میں پائی جاتی ہے " صحیح الجامع الصغیر "3691 میں۔

تیسری حدیث:

یہ ایک واضح حدیث ہے جس کا تعلق کورونا سے بہت زیادہ جوڑا ہے علمائے کرام نے اہل علم نے

حدیث نمبر 3

المجنوب–"ذَاتُ الْجَنْبِ"، کا لفظ ذکر کیا ہے، صحیح ابن ماجہ حدیث نمبر 2279 میں کہ اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا کہ "ذَاتُ الْجَنْبِ(نمونیہ کی ایک قسم)" کی بیماری سے بھی کوئی آدمی مر جاتا ہے تو اس کا مرتبہ بھی شہادت کا مرتبہ ہے "الدرر السنية" میں اس کی تشریح کی گئی ہے کہ:

((ذَاتُ الْجَنْبِ يَعْنِي -اِلْتِهَابٌ يُصِيبُ غِلَافَ الرِّئَةِ))

یعنی آدمی کے جو پھیپڑوں میں ایک جو جھلی ہوتی ہے اس کا جو غلاف ہوتا ہے اس کے اندر شعلے کی طرح بھڑکتا ہوا ایسا لگتا ہے جیسے کچھ جل رہا ہے:

((يُسَبِّبُ سُعَالًا))

AbmQuranNotes.com / AskIslamPedia.com

جیسے اس میں بہت زیادہ ناک سے پانی بہنا بہت زیادہ سردی اور زکام والی کیفیتیں پیدا ہوتی ہیں

((وَحُمَّى))

اور بخار کی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے

((وجَعَل فِي الْجَنْبِ))

اور اس کے پیٹ کے اندر ایک پہلو میں اس کو ایک خاص درد ہوتا ہے جس کی وجہ سے

((يَظْهَرُ عِنْدَ التَّنَفُّس))

تکلیف سانس لینے میں مشکل پیش آتی ہے اور سانس لیتے وقت پر اس تکلیف کا اظہار ہوتا ہے

۔

" ذَاتُ الْجَنْبِ "اس لفظ سے استدلال کرتے ہوئے کہا: پیٹ کے اندر ایک پہلو میں ایک قسم کا درد جس کی وجہ سے مریض کو سانس لینے میں دشواری پیش آتی ہے اس سے جوڑتے ہوئے کہا کہ ممکن ہے، اگر اس پر اگر کورونا وائرس کو فٹ مان لیا جائے تو اسی طرح کے الفاظ احتیاط کے طور پر اہل علم نے استعمال کیے اگر کورونا کے بیماری کے سمپٹمس اس حدیث کے حساب سے فٹ مان لیے جائیں تو ان شاء اللہ اس کو شہادت کا مرتبہ ملے گا اگر نہیں بھی ہے تو اللہ سبحانہ وتعالیٰ تکلیف کی بنیاد پر بھی بہت سارے اجر دیتے ہیں جو بھی تکلیف آتی ہے۔ جیسا کہ میں نے پہلے سات الگ الگ قسم کے فضیلتیں اور اجر بیان کئے تھے وہ تو اجر اس کو ملنے والے ہیں۔

اس لحاظ سے بہت سارے جو بیمار ہیں یا انتقال کر چکے ہیں ان کے باحیات لوگوں کو تکلیف ہوتی ہے تو ان کے تکلیفوں پر تھوڑا سا غم ہلکا کرنے کے لیے آپ یہ سارے باتیں بتا سکتے ہیں ان شاء اللہ۔

AbmQuranNotes.com / AskIslamPedia.com

کورونا وائرس اور تیسرا مسئلہ

تیسرا اور اہم مسئلہ یہ ہے کہ مدد کرنا:

مثال کے طور پر آکسیجن کنسنٹریٹر، یا اسی طریقے سے بہت سارے آلات ہیں کس طرح سے آپ آکسیجن فراہم کرسکتے ہیں مدد کرسکتے ہیں مالی اعتبار سے دعا کے اعتبار سے، پیسہ نہیں ہے تو محنت کے اعتبار سے، ہیومن ریسورس کے اعتبار سے، یا مانجمنٹ کے اسکلس کے حساب سے، یا مریضوں تک غذا پہنچانا ہے یا ان کے گھر والوں کے لیے ان کے بچوں تک غذا پہنچانا ہے، یا ان کے قرضے معاف کر دینا ہے یا ان کو قرضہ ادا کرنے میں سہولت دینا ہے یا ان کی فیس معاف کر دینا ہے یا ان کا کرایہ معاف کر دینا ہے بہت سارے طریقوں سے آپ اجر و ثواب کے کام کر سکتے ہیں تو آیئے مدد کرنے کی کیا فضیلت ہے اس بارے میں جانتے ہیں۔

پہلی حدیث:

السلسلہ الصحیحۃ میں حدیث نمبر 906 میں ہے کہ اللہ کے نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا

((أَحَبُّ النَّاسِ إِلَى اللَّهِ))

اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے پاس سب سے زیادہ محبوب وہ بندہ ہے

((أَنْفَعُهُمْ لِلنَّاسِ))

جو لوگوں کو فائدہ پہنچاتا ہے

مسلمان کا لفظ نہیں ہے "لِلنَّاسِ" جو لوگوں کو فائدہ پہنچاتا ہے۔

AbmQuranNotes.com / AskIslamPedia.com
AskIslamPedia
Gateway for Islamic Information
Free Online Islamic Encyclopedia

دوسری حدیث:

صحیح مسلم، حدیث نمبر 2699 میں ہے کہ اللہ کے نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((وَاللّٰهُ فِي عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِي عَوْنِ أَخِيهِ))

کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ بندے کی مدد کرتے رہتے ہیں جب تک کہ بندہ اپنے بھائی کی مدد میں لگا رہتا ہے۔
اگر آپ چوبیں گھنٹے کسی کی مدد میں لگے ہوئے ہیں تو اللہ سبحانہ وتعالیٰ بھی آپ کی چوبیسوں گھنٹے مدد کرتا رہے گا اور چوبیں گھنٹے کا ثواب بھی الگ سے ہے اسی طرح سے اگر آپ نے سال بھر کسی کی مدد کی اور کسی کی دس سال تک کسی غریب کی اسکالرشپ میں لے تاہوں کفالت میں لے تاہوں یا کسی بیمار فرد کے بارے میں آپ کہہ تے ہیں کہ جب تک یہ آدمی بیمار ہے اس کی دوائیاں اس کا خرچے کی ذمہ داری میری ہے اتنے سالوں کا اجر آپ کو مل جائے گا۔

کورونا وائرس اور چوتھا مسئلہ

عیادت المریض:

عیادت کے آداب:

1) دعا کرنا۔
2) احوال پوچھنا۔
3) مدد۔
4) تسلی۔
5) فوائد بتانا مرض کے۔

AbmQuranNote.com / AskIslamPedia.com
AskIslamPedia
Gateway for Islamic Information
Free Online Islamic Encyclopedia

6) دعاء پڑھنا۔

7) لمبا نہ بیٹھنا۔

8) ہاتھ رکھنا جائز ہے اگر بیماری متعدی نہ ہو۔

سات مرتبہ یہ دعا پڑھیں:

پہلی دعا

((أسألُ اللَّهَ العظيمَ، ربَّ العرشِ العظيمِ أن يشفيَكَ))

((مَن عادَ مريضًا لم يحضُرْ أجلُهُ فقالَ عندَهُ سبعَ مرَّاتٍ: أسألُ اللَّهَ العظيمَ، ربَّ العرشِ العظيمِ أن يشفيَكَ، إلَّا عافاهُ اللَّهُ))

الراوي: عبدالله بن عباس | المحدث: الألباني | المصدر: الكلم الطيب

الصفحة أو الرقم: 150 | خلاصة حكم المحدث: حسن |

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو مسلمان بندہ کسی ایسے مریض کی عیادت کرے جس کی موت کا ابھی وقت نہ ہوا ہو اور سات بار یہ دعا پڑھے « أسأل الله العظيم رب العرش العظيم أن يشفيك » ”میں عظمت والے اللہ اور عظیم عرش کے مالک سے دعا کرتا ہوں کہ وہ تمہیں اچھا کر دے“ تو ضرور اس کی شفاء ہو جاتی ہے“۔ (سنن ترمذی: 2083)

AbmQuranNotes.com / AskIslamPedia.com
AskIslamPedia
GATEWAY FOR ISLAMIC INFORMATION
Free Online Islamic Encyclopedia

دوسری دعا

((كَانَ النبيُّ صَلَّى اللهُ عليه وسلَّمَ يُعَوِّذُ بَعْضَهُمْ، يَمْسَحُهُ بيَمِينِهِ أَذْهِبِ البَاسَ رَبَّ النَّاسِ، واشْفِ أنْتَ الشَّافِي، لا شِفَاءَ إلَّا شِفَاؤُكَ، شِفَاءً لا يُغَادِرُ سَقَمًا))

الراوي: عائشة أم المؤمنين | المحدث: البخاري | المصدر: صحيح البخاري الصفحة أو الرقم: 5750 | خلاصة حكم المحدث: [صحيح] |

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم (اپنے گھر کے) بعض لوگوں پر دم کرتے وقت اپنا داہنا ہاتھ پھیرتے (اور یہ دعا پڑھتے تھے) « أذهب الباس رب الناس، واشف أنت الشافي، لا شفاء إلا شفاؤك، شفاء لا يغادر سقما » ”تکلیف کو دور کر دے اے لوگوں کے رب! اور شفاء دے، تو ہی شفاء دینے والا ہے، شفاء وہی ہے جو تیری طرف سے ہو ایسی شفاء کہ بیماری ذرا بھی باقی نہ رہ جائے۔“

مریض کی عیادت کی کیا فضیلت ہے، امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ یہ فرض کفایہ ہے، مسلمان کے چھ حقوق ہیں جیسا کہ حدیث میں آیا ہے:

1) جب تم ملو تو سلام کرو۔
2) دعوت قبول کرنا یہ حق ہے۔
3) اور اسی طریقے سے چھینک پر "الحمدللہ" کہنا، اور جواب میں "یرحمک اللہ" اور اس پر "یہدکم اللہ" یہ مسلمان کے مسلمان پر حقوق ہیں۔
4) تم سے خیر خواہی طلب کرے تو تم اس کو سچا اور اچھا مشورہ دینا چاہئے غلط مشورہ نہیں۔
5) بیمار ہو جائے تو اس کی عیادت کرے۔

AbmQuranNotes.com / AskIslamPedia.com
AskIslamPedia
GATEWAY FOR ISLAMIC INFORMATION
Free Online Islamic Encyclopedia

6) اگر اس کا انتقال ہو جائے تو جنازے میں شرکت کرے۔

ان چھ حقوق پر عمل کرنا ہے،

امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ نے کہا یہ فرض کفایہ ہے،

اور حدیثیں اس بارے میں بھی دوسناتا ہوں میں آپ کو۔

پہلی حدیث:

صحیح مسلم، حدیث نمبر 2568 میں ہے کہ اللہ کے نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((لَمْ يَزَلْ فِي خُرْفَةِ الْجَنَّةِ))

کہ وہ آدمی جو مریض کی عیادت کے لیے نکلتا ہے وہ دراصل اپنے لیے فائدہ کر رہا ہے مریض کا نہیں اپنا فائدہ کر رہا ہے اس کا فائدہ کیا ہے کہ وہ جنت کے باغ کے کیاریوں میں وہ چل رہا ہے یعنی کہ یہ نیکی اس کو جنت کے کیاریوں تک پہنچا سکتی ہیں جب تک کہ وہ مریض کی عیادت میں لگا رہے گا، اللہ اکبر۔

دوسری حدیث:

صحیح الترمذی، حدیث نمبر 969 کے مطابق یہ ہے۔

اللہ کے نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب کوئی بندہ مومن کی عیادت کرنے جاتا ہے تو

((صَلَّى عَلَيْهِ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ))

اس کے لیے ستر ہزار فرشتے دعا کرتے ہیں اور یہ بھی ہے کہ وہ

اگر وہ صبح میں مریض کی عیادت کرتا ہے تو شام تک فرشتے اس کے حق میں دعا کرتے رہتے ہیں اور اگر وہ مریض کی عیادت شام میں کرتا ہے تو فرشتے صبح تک اس کے حق میں دعا کرتے رہتے ہیں یعنی

AbmQuranNotes.com / AskIslamPedia.com
AskIslamPedia
GATEWAY FOR ISLAMIC INFORMATION
Free Online Islamic Encyclopedia

رات بھر فرشتے اس کے لیے دعائیں کرتے رہتے ہیں صحیح الترمذی 969 دیکھا آپ نے کتنی بڑی فضیلت ہے۔

ایک ڈاکٹر نے کہا کہ جب مریض کا آپریشن کرنے جارہاہوں تو میرے ساتھ ستر ہزار فرشتے رہتے ہیں یہ حدیث کوڈ کرتے تھے۔

کورونا وائرس اور پانچواں مسئلہ

کیاروزہ کی حالت میں ویکسین لے سکتے ہیں؟

جو بھی ہم انجکشن لے تے ہیں،اس کی دو قسمیں ہوتی ہیں:

1) ایک ہے علاج کا انجکشن

2) دوسرا ہے طاقت یا غذا کا انجکشن

جو طاقت اور غذا کا انجکشن ہوتا ہے اس سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے لیکن جو علاج کا انجکشن ہوتا ہے اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا،علمائے کرام نے ویکسین کے انجکشن کو علاج کا انجکشن شمار کیا ہے۔

کورونا وائرس اور چھٹواں مسئلہ

اگر بیماری کے دوران کوئی روزہ دار ہے جو بلڈ ڈونیٹ کرنا چاہتا ہے تو کیا اس کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے؟

شیخ بن باز رحمۃ اللہ علیہ اور شیخ ابن عثیمین رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ احادیثِ حجامہ سمجھنے کے فہم میں جو اختلافات ہیں اسی کی بنیاد پر یہ مسئلے کو بھی حل کیا جاتا ہے وہ یہ ہے کہ اگر کچھ قطرے خون لیا جاتا ہے تا کہ ٹسٹ کریں،تو اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا لیکن بڑی مقدار میں بلڈ ڈونیٹ کیا جاتا ہے تو جسم میں کمزوری لاحق

AbmQuranNotes.com / AskIslamPedia.com
AskIslamPedia
GATEWAY FOR ISLAMIC INFORMATION
Free Online Islamic Encyclopedia

ہو سکتی ہے ابن عثیمین رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کسی نے بلڈ ڈونیٹ کیا جسم میں کمزوری لاحق ہو گئی تو اس کو چاہیئے کہ اس کو احتیاطاً روزہ کی قضا کر لے لیکن وہ روزہ ہے کہہ کر وہ کسی کو میں خون نہیں دیتا ایسا نہیں بولنا چاہیئے، خون دینا چاہیئے اگر چہ کہ آپ کو روزہ بعد میں قضا کیوں نہ کرنا پڑے لیکن انسان کی مدد کرنی چاہیئے کسی کی جان بچانے کی فضیلت سورۃ المائدہ سورۃ نمبر 5 کی آیت نمبر 32 میں ہے کہ انسان کی جان بچانا ایسا ہے کہ تمام انسانوں کے جان بچانے کا ثواب ملے گا آپ کو اور شیخ ابن باز رحمۃ اللہ علیہ نے مشورہ دیا کہ اگر یہ عمل مغرب کے بعد کرلے تو اور بھی اچھا ہے، لیکن اگر کوئی نہیں کرتا ہے تو شیخ ابن عثیمین رحمۃ اللہ علیہ نے کہا اگر کسی نے زیادہ مقدار میں خون دیا ہے اور جسم میں اس کو کمزوری محسوس ہو رہی ہے تو پھر اس کو چاہیئے کہ وہ بعد میں اس کے روزے کی قضا کرلے

چھٹویں مسئلے کے اندر یہ بھی ہے بعض اوقات بعض غیر مسلم، مسلمان سے کہتے ہیں آپ ان کے میت کو دفنانے کا کام کریں اور اگر مسلمان جاکر دفنا دیتے ہیں تو یہ جائز ہے شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے "احکام الجنائز" میں صفحہ نمبر 169 میں اور صحیح ابو داود حدیث نمبر 3214 کے حوالے کے مطابق کہا کہ علی رضی اللہ عنہ کو اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا کہ جب ابو طالب کا انتقال ہوا،

اس مسئلہ سے ابو طالب مسلم تھے یا غیر مسلم وہ مسئلہ بھی حل کرنا آسان ہو جائے گا کہا

اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اذْهَبْ فَوَارِ أَبَاكَ ثُمَّ لَا تُحْدِثَنَّ شَيْئًا حَتَّى تَأْتِيَنِي))

جاؤ اور جاکر اپنے باپ کو دفنا دو ان کو زمین میں چھپا دو اس کا مطلب یہ ہے کہ ان کو زمیں دفنا دو، علی رضی اللہ عنہ مسلمان تھے لیکن ابو طالب نے اسلام قبول نہیں کیا تھا یہاں تک کہ ان کا انتقال ہو گیا تو ایسے وقت پر علی رضی اللہ عنہ سے کہا گیا تھ کہ دفناؤ۔

AbmQuranNotes.com / AskIslamPedia.com

اگر گھر والے اجازت دیتے ہیں یا میت کے گھر والے گذارش کرتے ہیں تو ایسے وقت میں ایک مسلمان کو جھجکنا نہیں چاہئے کہ جائز ہے یا ناجائز، آپ کے لیے الحمد للہ حدیث موجود ہے البتہ آپ جلانے کا کام نہیں کرسکتے آپ صرف اتنا ہی کرسکتے ہیں کہ اگر جلانے کی نوبت آجائے تو ان سے جو جلانے والے غیر مسلم ہیں آپ ان کے حوالے کرسکتے ہیں یعنی کہ آپ امبولنس سے یا ہاسپٹل سے لے جاکر آپ میت کو پہنچاسکتے ہیں جو شمشان گھاٹ ہوتا ہے اگر آپ وہاں تک بھی پہنچادیتے ہیں تو یہ اتنا کافی ہے لیکن یہ جائز نہیں کہ لکڑی دینا یا جلانے میں مدد کرنا کیونکہ کوئی ایسی زبردستی نہیں کہ اگر آپ نہیں جلائیں گے تو وہاں پر آپ کو مارا جائے گا کاٹا جائے گا ایسی کوئی مجبوری ہے ہی نہیں اب اگر آپ اپنی طرف سے سوچ کر کہ کہیں کوئی مجبوری نہ آجائے کوئی ظلم نہ ہوجائے بلکہ ہندوستان میں بہت سارے ورکرس بھی ہوتے ہیں جو صرف اسی کام پر لگے ہوئے ہیں وہ ورکرس شمشان گھاٹ میں جلانے کا کام انجام دیتے ہیں، آپ اتنی ہی مدد کیجئے کہ آپ کو جلانے کی نوبت نہ آئے یعنی کہ آپ جلانے کے علاوہ جو مدد ہوسکتی ہے آپ کرسکتے ہیں جس کی شریعت آپ کو اجازت دیتی ہے آپ اتنا ہی کام کیجئے، غیر مسلموں سے تعلقات رکھنا جائز ہے دنیاوی اعتبار سے لیکن مداہنت جائز نہیں ہے یعنی کہ دین کے اندر کمپرومائز نہیں کرنا:

﴿لَكُمْ دِينُكُمْ وَلِيَ دِينِ﴾

آپ کا دین آپ کو اور ہمارا دین ہم کو

دین کے مسئلے میں کوئی بھی کمپرومائز نہیں کرنا چاہئے البتہ

﴿وَصَاحِبْهُمَا فِي الدُّنْيَا مَعْرُوفًا﴾

شرک کے کام میں اسی طرح گناہ کے کام میں مدد نہیں کرنا چاہئے لیکن دنیاوی اعتبار سے اچھے تعلقات رکھنا جو ممکن ہو اور شریعت کے دائرے میں ہو اور علمائے کرام نے جس کو پرسکرائیب کیا

AbmQuranNotes.com / AskIslamPedia.com
AskIslamPedia
Gateway for Islamic Information
Free Online Islamic Encyclopedia

ہو وہاں تک مدد کے کام سر انجام دیئے جاسکتے ہیں کیونکہ اسلام میں میت کی ایک ہڈی بھی توڑنا بھی جائز نہیں ہے تو آپ ہڈی کو جلا رہے ہیں پورے جسم کو ہی جلا رہے ہیں یہ کیسے ہو سکتا ہے؟ اس کے لیے میں اور ایک حدیث سناتا ہوں صحیح بخاری حدیث نمبر 2954 میں کہ اللہ کے نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((وَإِنَّ النَّارَ لَا يُعَذِّبُ بِهَا إِلَّا اللَّهُ))

کہ آگ سے کوئی کسی کو جلانے کا حق نہیں رکھتا، ہاں اگر کوئی جلانے کا حق رکھتا ہے تو وہ صرف اور صرف اللہ ہے، کیونکہ آگ کو اللہ نے پیدا کیا تو یہ آگ سے اللہ سبحانہ وتعالیٰ جلائیں گے جہنم میں نافرمانوں کو وہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا حق ہے بندے جو ہے آگ سے کسی کو بھی جلا نہیں سکتے یہاں تک کہ چیونٹیوں کو بھی یا کسی جانور کو بھی آپ نہیں جلا سکتے انسان تو دور کی بات ہے کیونکہ انسان کی عزت کرنا ہے چاہے وہ زندہ ہو یا مردہ تکریمِ انسانیت فرض ہے۔

کورونا وائرس اور ساتواں مسئلہ

کوویڈ 19 کے دوران بعض اوقات یہ ہوتا ہے کہ آپ کو قرضہ دینا پڑتا ہے یا قرضہ لینا پڑتا ہے یعنی قرضہ دینے والوں کی کیا فضیلت ہے۔

اس بارے میں تقریباً لگ بھگ سات احادیث ہیں میں آپ کے سامنے پیش کرونگا ان شاء اللہ۔

پہلی حدیث:

قرضہ دینے کی اہمیت:

AbmQuranlo.com / AskIslamPedia.com
AskIslamPedia
GATEWAY FOR ISLAMIC INFORMATION
Free Online Islamic Encyclopedia

اللہ کے نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُقْرِضُ مُسْلِمًا))

اگر کوئی مسلمان کسی دوسرے مسلمان کو قرضہ دیتا ہے

((قَرْضًا مَرَّتَيْنِ))

دو مرتبہ قرضہ دیتا ہے

((إِلَّا كَانَ كَصَدَقَتِهَا مَرَّةً))

تو ایک مرتبہ اتنا مال اللہ کی راہ میں خیرات کرنے کا ثواب ملے گا۔

تو یہ صحیح ابن ماجہ حدیث نمبر 1987، میں یہ حدیث پائی جاتی ہے۔

دوسری حدیث:

اللہ کے نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((نَفْسُ الْمُؤْمِنِ مُعَلَّقَةٌ بِدَيْنِهِ))

مومن اگر اس کا انتقال ہو جاہے لیکن قرضہ اگر وہ رکھ کر جاتا ہے تو قرضہ کی وجہ سے تو اس کی جان اٹکی ہوئی رہتی ہے

((حَتَّى يُقْضَى عَنْهُ))

یہاں تک کہ اس قرضہ کو ادا نہ کیا جائے

AbmQuranNotes.com / AskIslamPedia.com
AskIslamPedia
GATEWAY FOR ISLAMIC INFORMATION
Free Online Islamic Encyclopedia

وارثین کو چاہئے کہ اگر کوئی مال ہے تو ترکہ میں تقسیم کرنے سے پہلے قرضہ ادا کریں یہ ان پر ذمہ داری (کفن دفن کے مسائل پھر قرضہ پھر وصیت پھر اس کے بعد ترکہ کا مسئلہ آتا ہے اس کا آپ خیال رکھیں سورۃ النساء سورۃ نمبر 4 کی آیت نمبر 11 اور 12 میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔

سنن الترمذی حدیث نمبر 1079 میں یہ حدیث ہے یعنی مطلب یہ ہے کہ قرضہ لینے کو کوئی بھی آدمی آسان نہ سمجھے ایک طرف قرضہ لینے کی اسلام میں اجازت دی گئی اللہ کے نبی ﷺ نے بھی عملی طور پر قرضہ لیا اور اچھے طریقے سے ادا بھی کر دیا، اس کی اجازت ہے لیکن قرضہ لینے پر ابھارا نہیں جائے گا، کیونکہ ایسے بہت لوگ ہیں جو قرضہ تو بڑی آسانی سے لیتے ہیں لیکن قرضہ ان سے آسانی سے ادا نہیں ہوتا، پھر آپ مسئلے اٹھاتے کیوں ہو جنہیں حل کرنا پڑے۔

تیسری حدیث:

اللہ کے نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((مَنْ أَخَذَ أَمْوَالَ النَّاسِ))

اگر کوئی لوگوں کا مال لیتا ہے

((يُرِيدُ أَدَاءَهَا))

اگر وہ ادا کرنے کی نیت سے قرضہ لیتا ہے

((أَدَّى اللَّهُ عَنْهُ))

تو اللہ سبحانہ وتعالیٰ اس کو اس قرضہ کی ادائیگی میں مدد فرماتے ہیں

((وَمَنْ أَخَذَ يُرِيدُ إِتْلَافَهَا))

AbmQuranNotes.com / AskIslamPedia.com
AskIslamPedia
GATEWAY FOR ISLAMIC INFORMATION
Free Online Islamic Encyclopedia

لیکن کوئی آدمی جس کی نیت میں کھوٹ ہے کہ وہ قرضہ اس لیئے لے رہا تا کہ اس آدمی کا مال ڈوبادے

((أَتْلَفَهُ اللَّهُ))

تو اللہ سبحانہ و تعالیٰ ایسے آدمی کو تباہ کر دیں گے

یعنی کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ اس کو نقصان پہنچائیں گے اس کے کاروبار میں نقصان ہی نقصان ہو گا، صحیح بخاری، حدیث نمبر 2387، اس سے کیا پتہ چل رہا ہے کہ لینے والے کی نیت کیا ہونی چاہئے لینے والا قرضہ کو معمولی نہ سمجھے، دوسری طرف قرضہ دینے کے لیے بھی ابھارا جارہا ہے ترغیب دلائی جارہی ہے یعنی اسلام میں قرضہ دینے والے سے کہا جارا ہے کہ قرضہ دو کوئی اگر مالی مصیبت میں ہے تو اس کی مدد کرو کسی کی بھی مصیبت میں کام آنا چاہئے ایک طرف معاشرہ کو یہ تربیت دی جارہی ہے کہ قرضہ لینے کی عادت کو معمول نہ بنایا جائے، قرضہ کو معمولی نہ سمجھیں، مقررہ وقت پر ادا کرنے میں دین اور دنیا کی کامیابی ہے۔

چوتھی حدیث:

اللہ کے نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((خِيَارَ النَّاسِ أَحْسَنُهُمْ))

متفق علیہ روایت ہے صحیح بخاری و صحیح مسلم کی روایت ہے، کہ سب سے بہترین لوگ وہ ہیں جو قرضہ کو ادا کرتے ہیں اچھے طریقے سے

اب اچھے طریقے سے ادا کرنے کا مطلب کیا ہے

AbnQuranNotes.com / AskIslamPedia.com

((أَحۡسَنُهُمۡ قَضَاءً))

جب وہ اپنے قرضے کو ادا کرتے ہیں تو اچھے طریقے سے ادا کرتے ہیں۔

پانچویں حدیث:

جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ کے نبی ﷺ نے مجھے قرضہ لوٹایا تو کیسے لوٹایا

((فَقَضَانِي وَزَادَنِي))

آپ ﷺ نے مجھے قرضہ بھی لوٹایا اور کچھ بڑھ کر تحفہ بھی دیا

تو اس کا مطلب یہ نکلا کہ پہلے سے ہی اگر شرط لگاتے ہیں اور لازم کرتے ہیں کہ دیکھو بھائی میں ایک لاکھ دے رہا ہوں کل جب تم لوٹاؤ گے تو ایک لاکھ پانچ ہزار روپیئے دینا تو یہ ہے سود "بِشَرۡطٍ مُسۡبَقٍ" پہلے سے ایک شرط لگا دیتے ہیں لوگ لیکن اگر بعد میں دونوں میں کسی بھی طریقے سے اشارتاً یا کنایتاً کہیں سے بھی قسم کا ٹائی اپ نہیں رہتا ہے شرط یا معاہدہ یا ایسا کچھ نہیں رہتا ہے قرضہ لینے والا آدمی بخوشی کہ اس نے میرے مصیبت میں اور ضرورت کے وقت پر ساتھ دیا چلو کچھ زیادہ دیتے ہیں تاکہ اس کے بچوں کے کچھ کام آجائے یا اس آدمی کے کچھ کام آجائے اپنی طرف سے دیتا ہے تو اس کو ابھارا گیا ہے اللہ کے نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جابر ﷺ کہتے ہیں کہ اللہ کے نبی ﷺ کا یہ عمل تھا کہ آپ ﷺ نے مجھے قرضہ لوٹایا اور مجھے زیادہ بھی دیا تو کوئی لوگ سمجھتے ہیں کہ زیادہ دینا غلط ہے تو ایسی کوئی بات نہیں ہے بغیر شرط کے ہو تو جائز ہے۔

AbmQuranNotes.com / AskIslamPedia.com

چھٹویں حدیث:

قرضوں اور مہلت سے متعلق اللہ کے نبی ﷺ کیا بتا رہے ہیں:

((وَمَنْ يَسَّرَ عَلَى مُعْسِرٍ يَسَّرَ اللَّهُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ))

"اگر کوئی تنگ دست پر آسانی والا معاملہ کرتا ہے تو اللہ سبحانہ و تعالیٰ اس آدمی کو دنیا اور آخرت میں آسانی دیں گے"

آپ انسان کی مدد کریں گے تو اللہ سبحانہ و تعالیٰ آپ کی مدد کریں گے اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی مدد کتنے درجہ پر ہو سکتی ہے اس کا آپ اندازہ نہیں کر سکتے ہو سکتا ہے آپ کسی پر دس روپیئے کی آسانی کر رہے ہوں گے تو اللہ سبحانہ و تعالیٰ آپ کی زندگی میں کڑوڑوں کی آسانی کر دے کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے خزانوں میں کوئی کمی نہیں ہے تو اسی لیے یہ فضیلت اپنانے کی کوشش کرنی چاہئے ہمیشہ لوگوں کو مہلت دینے کی عادت ڈالنی چاہئے صحیح ابن ماجہ حدیث نمبر 1976۔

ساتویں حدیث:

اللہ کے نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مہلت دینے والے کی فضیلت کیا ہے، ایک آدمی کا قرضہ واپس کرنے کا وقت آگیا ہے لیکن آپ اس کو کہتے ہیں اگر آپ مشکل میں ہے تو بعد میں دے سکتے ہیں تو اس بارے میں یہ حدیث ہے:

((مَنْ أَنْظَرَ مُعْسِرًا))

اگر کوئی تنگ دست کو مہلت دیتا ہے

((أَوْ وَضَعَ عَنْهُ))

AbmQuranNotes.com / AskIslamPedia.com
AskIslamPedia
GATEWAY FOR ISLAMIC INFORMATION
Free Online Islamic Encyclopedia

یا اس کو معاف کر دیتا ہے

((أَظَلَّهُ اللَّهُ فِي ظِلِّهِ))

اللہ سبحانہ وتعالیٰ اپنا ایک خاص سایہ جیسا کہ عرش کا سایہ ہوتا ہے سایہ فگن کریں گے جب کہ حشر کے میدان میں کتنی تکلیف ہوتی ہے کہ سورج ایک میل کے قریب آجاتا ہے کہ وہ سرمہ دانی کا مِیل ہے یا کلومیٹر کی میل ہے بہر حال اتنا قریب آجاتا ہے بہت سے ایسے ہونگے کہ اپنے ہی پسینے میں شرابور ہونگے اپنے گناہوں کے حساب سے لیکن اس وقت پر کچھ خوش نصیبوں کو اللہ سبحانہ وتعالیٰ عرش کے سائے میں جگہ دیتے ہیں تو ان میں یہ بھی شخص شامل ہوتا ہے جس نے قرضہ ادا کرنے میں مہلت دی صحیح مسلم حدیث نمبر 3006 میں بتایا جارہا ہے تو یہ ساتواں نکتہ تھا کہ قرض اور مہلت کے بارے میں اسلام کیا کہتا ہے۔

((كَانَ الرَّجُلُ يُدايِنُ النَّاسَ، فَكانَ يقولُ لِفَتاهُ: إذا أتَيْتَ مُعْسِرًا فَتَجاوَزْ عنْه، لَعَلَّ اللَّهَ أنْ يَتَجاوَزَ عَنَّا، قالَ: فَلَقِيَ اللَّهَ فَتَجاوَزَ عنْه))

الراوي: أبو هريرة | المحدث: البخاري | المصدر: صحيح البخاري

الصفحة أو الرقم: 3480 | خلاصة حكم المحدث: [صحيح]

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”ایک شخص لوگوں کو قرض دیا کرتا تھا اور اپنے نوکروں کو اس نے یہ کہہ رکھا تھا کہ جب تم کسی کو مفلس پاؤ (جو میرا قرض دار ہو) تو اسے معاف کر دیا کرو۔ ممکن ہے اللہ تعالیٰ بھی ہمیں معاف فرمادے۔“ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”جب وہ اللہ تعالیٰ سے ملا تو اللہ نے اسے بخش دیا۔“

AbmQuranNotes.com / AskIslamPedia.com

((تَلَقَّتِ المَلائِكَةُ رُوحَ رَجُلٍ مِمَّنْ كانَ قَبْلَكُمْ، فقالوا: أعَمِلْتَ مِنَ الخَيْرِ شيئًا؟ قالَ: لا، قالوا: تَذَكَّرْ، قالَ: كُنْتُ أُدايِنُ النَّاسَ فَآمُرُ فِتْيانِي أنْ يُنْظِرُوا المُعْسِرَ، ويَتَجَوَّزُوا عَنِ المُوسِرِ، قالَ: قالَ اللَّهُ عزَّ وجلَّ: تَجَوَّزُوا عنْه))

الراوي: حذيفة بن اليمان | المحدث: مسلم | المصدر: صحيح مسلم

الصفحة أو الرقم: 1560 | خلاصة حكم المحدث: [صحيح]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "فرشتے تم سے پہلے کے ایک شخص کی روح لے چلے تو اس سے پوچھا: تو نے کوئی نیک کام کیا ہے وہ بولا: نہیں۔ فرشتوں نے کہا: یاد کر وہ بولا: میں لوگوں کو قرض دیا کرتا تھا پھر اپنے جوانوں کو حکم کرتا کہ جو شخص مفلس ہو اس کو مہلت دو، اس پر تقاضا نہ کرو اور جو شخص مالدار ہو اس پر آسانی کرو (نرمی کرو یا تھوڑے سے نقصان پر خیال نہ کرو۔ مثلاً روپیہ ٹوٹا یا پھوٹا ہو تو لے لو بہت سختی نہ کرو) اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "تم بھی اس پر آسانی کرو۔" (اور اس کے گناہوں سے در گزر کرو)۔

((اللَّهُمَّ إنِّي أعُوذُ بكَ مِنَ الهَمِّ والحَزَنِ، والعَجْزِ والكَسَلِ، والجُبْنِ والبُخْلِ، وضَلَعِ الدَّيْنِ، وغَلَبَةِ الرِّجالِ))

الراوي: أنس بن مالك | المحدث: البخاري | المصدر: صحيح البخاري

الصفحة أو الرقم: 6369 | خلاصة حكم المحدث: [صحيح]

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کہتے تھے "اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں غم و الم سے، عاجزی سے، سستی سے، بزدلی سے، بخل، قرض چڑھ جانے اور لوگوں کے غلبہ سے۔"

AbmQuranNotes.com / AskIslamPedia.com

کورونا وائرس اور آٹھواں مسئلہ

ڈاکٹرس کی کیا اہمیت ہے اور ڈاکٹرس کو کیا ثواب ملتا ہے کیونکہ آج کل ڈاکٹر کافی قربانی دے رہے ہیں ڈاکٹر جو محنت کر رہے ہیں تو ان کی کیا فضیلت ہے اسلام میں ڈاکٹرس کی کیا اہمیت ہے؟۔

ڈاکٹرس کی فضیلت کیا ہے یہ پورے کورونا کے دور میں جہاں پر قرضہ دے کر کوئی مدد کر رہا ہے کوئی تیارداری کے ذریعہ مدد کر رہا ہے، کوئی فوڈ سپلائی کر رہا ہے، کوئی اکویپمنٹ دے رہا ہے، کوئی واکسن دے رہا ہے، لیکن ڈاکٹرس کی خدمات کو کیوں بھول جائیں؟، ڈاکٹر کی کتنی فضیلت؟ اللہ کے نبی ﷺ آسانی پیدا کرنے والوں کے لیے کیا کیا فضیلتیں بیان کی ہیں وہ ڈاکٹر کو مل جاتی ہیں لوگوں کی کی مدد کرنے والی جو حدیثیں ہیں وہ ڈاکٹرس کو مل جاتی ہیں، لوگوں کو مدد کرنے کی فضیلت ہو اسی طریقے سے لوگوں کی بیمار کی عیادت کو جانے کی فضیلت ہو تو وہ بھی ڈاکٹرس کو مل جاتیں ہیں، آیئے اس بارے میں دو حدیثیں میں آپ کے سامنے پیش کروں گا، ان شاء اللہ پھر کبھی اور وقت ڈاکٹرس کے لیے ایک الگ ایپیسوڈ لیں گے ان شاء اللہ۔

پہلی حدیث:

صحیح مسلم حدیث نمبر 2568 کہ اس کے اندر اللہ کے نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اگر کوئی بیمار کی عیادت کرتا ہے، تو ڈاکٹرس کیا کرتے ہیں بیمار کے پاس جاتے ہیں بلکہ دن بھر میں وہ کئی کئی بار بیماروں کے پاس جاتے ہیں:

((لَمۡ يَزَلۡ فِي خُرۡفَةِ الۡجَنَّةِ))

کہ وہ جنت کے کیاریوں میں

AbmQuranNotes.com / AskIslamPedia.com

((حَتّٰی یَرْجِعَ))

جب تک کہ وہ لوٹ نہیں جاتا، تو ڈاکٹرس کو بھی یہ فضیلت مل سکتی ہے ان شاء اللہ۔

دوسری حدیث:

سنن الترمذی حدیث نمبر 969 کے مطابق کے کہ جو کوئی صبح میں مریض کی عیادت کرنے جاتا ہے تو شام تک ستر ہزار فرشتے اس کے لیے دعا کرتے ہیں اور اگر کوئی شام میں جاتا ہے تو فجر تک ستر ہزار فرشتے اس کے لیے دعا کرتے ہیں تو آپ نے دیکھا کہ کتنی بڑی دعا لگتی ہے کتنی رحمت اور سکون آپ کے گھروں پر نازل ہو رہا ہو گا آپ اندازہ لگا سکتے ہیں۔

کورونا وائرس اور نواں مسئلہ

تدبیر یا اسٹراٹیجی اپنانا یا سوشیل ڈسٹنس یا پھر آپ ماسک لگاتے ہیں یا آپ سینیٹیزرس استعمال کرتے ہیں اور آپ احتیاط کرتے ہیں، کورونا سے بچنے کی کوشش کر رہے ہیں تو کیا یہ تقدیر کے خلاف ہے یا توکل کے خلاف ہے آج اس بارے میں ڈسکس کیا جائے گا ان شاء اللہ، کیا تدبیر تقدیر کے خلاف ہے بعض لوگ کہتے ہیں کہ تقدیر ہے موت آنا ہے تو آکر رہے گی اس کا مطلب تھوڑی یہ ہے کہ آپ اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈال دیں، اللہ کے نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ دشمن سے ملنے کی تمنا مت کرو

((لَا تَتَمَنَّوْا لِقَاءَ الْعَدُوِّ))

موت کی تمنا بھی کرنا جائز نہیں ہے بلکہ آپ کو احتیاط کرنا چاہیے ایسے وقت پر ایک اور حدیث اللہ کے نبی ﷺ کے پاس ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے آکر کہا کہ فلاں اونٹنی میں متعدی یعنی پھیلنے والے بیماری

AbmQuranNotes.com AskIslamPedia.com

ہو رہی ہے تو اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا کہ پہلے والے اونٹ کو کس نے لگایا یعنی کہ دراصل یہاں پر اور ایک حدیث بھی ملتی ہے کہ اس کے اندر یہ کہ اللہ کے نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((فِرَّ مِنَ الْمَجْذُومِ فِرَارَكَ مِنَ الْأَسَدِ))

کہ تم جذامی سے ایسے بھاگو جیسا کہ شیر سے بھاگتے ہو ڈر کر۔

((أَنَّ رَسولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عليه وَسَلَّمَ قالَ: لا عَدْوَى وَيُحَدِّثُ، أَنَّ رَسولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عليه وَسَلَّمَ قالَ: لا يُورِدُ مُمْرِضٌ علَى مُصِحٍّ. قالَ أَبُو سَلَمَةَ: كانَ أَبُو هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُهُما كِلْتَيْهِما عن رَسولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عليه وَسَلَّمَ، ثُمَّ صَمَتَ أَبُو هُرَيْرَةَ بَعْدَ ذلكَ عن قَوْلِهِ لا عَدْوَى وَأَقَامَ علَى أَنْ لا يُورِدُ مُمْرِضٌ علَى مُصِحٍّ قالَ: فَقالَ الحَارِثُ بنُ أَبِي ذُبَابٍ، وَهو ابنُ عَمِّ أَبِي هُرَيْرَةَ: قدْ كُنْتُ أَسْمَعُكَ، يا أَبَا هُرَيْرَةَ تُحَدِّثُنَا مع هذا الحَديثِ حَدِيثًا آخَرَ، قدْ سَكَتَّ عنْه، كُنْتَ تَقُولُ: قالَ رَسولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عليه وَسَلَّمَ: لا عَدْوَى فأبَى أَبُو هُرَيْرَةَ أَنْ يَعْرِفَ ذلكَ، وَقالَ: لا يُورِدُ مُمْرِضٌ علَى مُصِحٍّ فَما رَآهُ الحَارِثُ في ذلكَ حتَّى غَضِبَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَرَطَنَ بالحَبَشِيَّةِ، فَقالَ لِلْحَارِثِ: أَتَدْرِي ماذَا قُلتُ؟ قالَ: لَا، قالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: قُلتُ أَبَيْتُ. قالَ أَبُو سَلَمَةَ: وَلَعَمْرِي لقَدْ كانَ أَبُو هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُنَا، أَنَّ رَسولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عليه وَسَلَّمَ قالَ: لا عَدْوَى فلا أَدْرِي أَنَسِيَ أَبُو هُرَيْرَةَ، أَوْ نَسَخَ أَحَدُ القَوْلَيْنِ الآخَرَ؟))

الراوي: أبو سلمة بن عبد الرحمن بن عوف | المحدث: مسلم | المصدر: صحيح مسلم

الصفحة أو الرقم: 2221 | خلاصة حكم المحدث: [صحيح]

AskIslamPedia
GATEWAY FOR ISLAMIC INFORMATION
Free Online Islamic Encyclopedia
AbmQuranNotes.com / AskIslamPedia.com

ترجمہ: سیدنا ابو سلمہ بن عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "بیماری نہیں لگتی۔" اور ابو سلمہ یہ حدیث بھی بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "نہ لایا جائے بیمار اونٹ تندرست اونٹ کے پاس۔" سیدنا ابو سلمہ رضی اللہ عنہ نے کہا: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ان دونوں حدیثوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے تھے، پھر بعد اس کے انہوں نے یہ حدیث کہ بیماری نہیں لگتی اس کو چھوڑ دیا بیان کرنا اور یہ بیان کرتے رہے نہ لایا جائے بیمار اونٹ تندرست اونٹ پر۔ تو حارث بن ابی ذباب نے جو سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے چچازاد بھائی تھا ان سے کہا: اے ابو ہریرہ! ہم سنا کرتے تھے تم اس حدیث کے ساتھ دوسری ایک حدیث بھی بیان کرتے تھے اب تم اس کو نہیں بیان کرتے، وہ یہ حدیث ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "بیماری نہیں لگتی"۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے انکار کیا اور کہا میں اس حدیث کو نہیں پہچانتا۔ البتہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ "نہ لایا جائے بیمار اونٹ تندرست اونٹ کے اوپر۔" حارث نے ان سے جھگڑا کیا اس میں سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ غصے ہوئے انہوں نے حبش کی زبان میں کچھ کہا، پھر حارث سے پوچھا تم سمجھتے ہو میں نے کیا کہا۔ حارث نے کہا نہیں۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے یہی کہا کہ میں انکار کرتا ہوں اس حدیث کے بیان کرنے کا۔ ابو سلمہ نے کہا: میری عمر کی قسم ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہم سے اس حدیث کو بیان کیا کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "بیماری لگنا کوئی چیز نہیں" پھر معلوم نہیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اس حدیث کو بھول گئے یا ایک حدیث سے دوسری حدیث کو انہوں نے منسوخ سمجھا۔

((فِرَّ مِنَ الْمَجْذُومِ فِرَارَكَ مِنَ الْأَسَدِ))

AbmQuranNotes.com / AskIslamPedia.com
AskIslamPedia
GATEWAY FOR ISLAMIC INFORMATION
Free Online Islamic Encyclopedia

الراوی: أبو هريرة | المحدث: شعيب الأرناؤوط | المصدر: تخريج المسند

الصفحة أو الرقم: 9722 | خلاصة حكم المحدث: صحيح

کہ تم جذامی سے ایسے بھاگو جیسا کہ شیر سے بھاگتے ہو ڈر کر۔

((لا عَدْوَى ولا طِيَرَةَ، ولا هامَةَ ولا صَفَرَ))

الراوی: أبو هريرة | المحدث: البخاری | المصدر: صحيح البخاری

الصفحة أو الرقم: 5757 | خلاصة حكم المحدث: [صحيح] |

ترجمہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "چھوت لگ جانا بد شگونی یا الو یا صفر کی نحوست یہ کوئی چیز نہیں ہے۔"

((لَا عَدْوَى فَقَامَ أعْرَابِيٌّ فَقالَ: أرَأَيْتَ الإبِلَ، تَكُونُ فِى الرِّمَالِ أمْثَالَ الظِّبَاءِ، فَيَأْتِيهَا البَعِيرُ الأجْرَبُ فَتَجْرَبُ؟ قالَ النبيُّ صَلَّى اللهُ عليه وسلَّمَ: فمَن أعْدَى الأوَّلَ))

الراوی: أبو هريرة | المحدث: البخاری | المصدر: صحيح البخاری

الصفحة أو الرقم: 5775 | خلاصة حكم المحدث: [صحيح]

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ چھوت کوئی چیز نہیں ہے۔ اس پر ایک دیہاتی نے کھڑے ہو کر پوچھا آپ نے دیکھا ہو گا کہ ایک اونٹ ریگستان میں ہرن جیسا صاف رہتا ہے لیکن جب وہی ایک خارش والے اونٹ کے پاس آ جاتا ہے تو اسے بھی خارش ہو جاتی ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لیکن پہلے اونٹ کو کس نے خارش لگائی تھی۔

AbmQuranNotes.com / AskIslamPedia.com

((كَانَ فِي وَفْدِ ثَقِيفٍ رَجُلٌ مَجْذُومٌ، فأَرْسَلَ إِلَيْهِ النبيُّ صَلَّى اللهُ عليه وَسَلَّمَ إِنَّا قدْ بَايَعْنَاكَ فَارْجِعْ))

الراوي: الشريد بن سويد الثقفي | المحدث: مسلم | المصدر: صحيح مسلم

الصفحة أو الرقم: 2231 | خلاصة حكم المحدث: [صحيح]

ترجمہ: سیدنا عمرو بن شرید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، اس نے سنا اپنے باپ سے کہ ثقیف کے لوگوں میں ایک جذامی شخص تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے کہلا بھیجا: "تو لوٹ جا ہم تجھ سے بیعت کر چکے۔"

((أنَّ عُمَرَ بنَ الخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عنه خَرَجَ إلى الشَّأْمِ، حتَّى إذَا كانَ بسَرْغَ لَقِيَهُ أُمَرَاءُ الأجْنَادِ؛ أبو عُبَيْدَةَ بنُ الجَرَّاحِ وأَصْحَابُهُ، فأخْبَرُوهُ أنَّ الوَبَاءَ قدْ وقَعَ بأَرْضِ الشَّأْمِ. قَالَ ابنُ عَبَّاسٍ: فَقَالَ عُمَرُ: ادْعُ لي المُهَاجِرِينَ الأوَّلِينَ، فَدَعَاهُمْ فَاسْتَشَارَهُمْ، وأَخْبَرَهُمْ أنَّ الوَبَاءَ قدْ وقَعَ بالشَّأْمِ، فَاخْتَلَفُوا؛ فَقَالَ بَعْضُهُمْ: قدْ خَرَجْتَ لأمْرٍ، ولَا نَرَى أنْ تَرْجِعَ عنْه، وقَالَ بَعْضُهُمْ: معكَ بَقِيَّةُ النَّاسِ وأَصْحَابُ رَسولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عليه وسلَّمَ، ولَا نَرَى أنْ تُقْدِمَهُمْ علَى هذا الوَبَاءِ، فَقَالَ: ارْتَفِعُوا عَنِّي، ثُمَّ قَالَ: ادْعُوا لي الأنْصَارَ، فَدَعَوْتُهُمْ فَاسْتَشَارَهُمْ، فَسَلَكُوا سَبِيلَ المُهَاجِرِينَ، واخْتَلَفُوا كَاخْتِلَافِهِمْ، فَقَالَ: ارْتَفِعُوا عَنِّي، ثُمَّ قَالَ: ادْعُ لي مَن كانَ هَا هُنَا مِن مَشْيَخَةِ قُرَيْشٍ مِن مُهَاجِرَةِ الفَتْحِ، فَدَعَوْتُهُمْ، فَلَمْ يَخْتَلِفْ منهمْ عليه رَجُلَانِ، فَقالوا: نَرَى أنْ تَرْجِعَ بالنَّاسِ ولَا تُقْدِمَهُمْ علَى هذا الوَبَاءِ، فَنَادَى عُمَرُ في النَّاسِ: إنِّي مُصَبِّحٌ علَى ظَهْرٍ فأصْبِحُوا عليه. قَالَ أبو عُبَيْدَةَ بنُ الجَرَّاحِ: أفِرَارًا مِن قَدَرِ اللَّهِ؟! فَقَالَ

AbnQuranNotes.com / AskIslamPedia.com

عُمَرُ: لو غَيْرُكَ قالَهَا يا أبَا عُبَيْدَةَ؟! نَعَمْ نَفِرُّ مِن قَدَرِ اللَّهِ إلى قَدَرِ اللَّهِ، أرَأَيْتَ لو كانَ لكَ إبِلٌ هَبَطَتْ وادِيًا له عُدْوَتَانِ، إحْدَاهُما خَصِبَةٌ، والأُخْرَى جَدْبَةٌ، أليسَ إنْ رَعَيْتَ الخَصْبَةَ رَعَيْتَهَا بقَدَرِ اللَّهِ، وإنْ رَعَيْتَ الجَدْبَةَ رَعَيْتَهَا بقَدَرِ اللَّهِ؟ قالَ: فَجَاءَ عبدُ الرَّحْمَنِ بنُ عَوْفٍ -وكانَ مُتَغَيِّبًا في بَعْضِ حَاجَتِهِ- فَقالَ: إنَّ عِندِي في هذا عِلْمًا، سَمِعْتُ رَسولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عليه وسلَّمَ يقولُ: إذَا سَمِعْتُمْ به بأَرْضٍ فلا تَقْدَمُوا عليه، وإذَا وقَعَ بأَرْضٍ وأَنْتُمْ بهَا فلا تَخْرُجُوا فِرَارًا منه. قالَ: فَحَمِدَ اللَّهَ عُمَرُ ثُمَّ انْصَرَفَ))

الراوی: عبداللہ بن عباس | المحدث: البخاری | المصدر: صحیح البخاری

الصفحة أو الرقم: 5729 | خلاصة حکم المحدث: [صحیح]

ترجمہ: عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ شام تشریف لے جا رہے تھے جب آپ مقام سرغ پر پہنچے تو آپ کی ملاقات فوجوں کے امراء ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ اور آپ کے ساتھیوں سے ہوئی۔ ان لوگوں نے امیر المؤمنین کو بتایا کہ طاعون کی وبا شام میں پھوٹ پڑی ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ اس پر عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میرے پاس مہاجرین اولین کو بلا لاؤ۔ آپ انہیں بلا لائے تو عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے مشورہ کیا اور انہیں بتایا کہ شام میں طاعون کی وبا پھوٹ پڑی ہے، مہاجرین اولین کی رائیں مختلف ہو گئیں۔ بعض لوگوں نے کہا کہ صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھیوں کی باقی ماندہ جماعت آپ کے ساتھ ہے اور یہ مناسب نہیں ہے کہ آپ انہیں اس وبا میں ڈال دیں۔ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اچھا اب آپ لوگ تشریف لے جائیں پھر فرمایا کہ انصار کو بلاؤ۔ میں انصار کو بلا کر لایا آپ نے ان سے بھی مشورہ کیا اور انہوں نے بھی مہاجرین کی طرح اختلاف کیا کوئی کہنے لگا چلو، کوئی کہنے لگا لوٹ جاؤ۔ امیر المؤمنین نے فرمایا کہ اب آپ لوگ بھی تشریف لے

AbnQuranNotes.com / AskIslamPedia.com

جائیں پھر فرمایا کہ یہاں پر جو قریش کے بڑے بوڑھے ہیں جو فتح مکہ کے وقت اسلام قبول کر کے مدینہ آئے تھے انہیں بلالاؤ، میں انہیں بلا کر لایا۔ ان لوگوں میں کوئی اختلاف رائے پیدا نہیں ہوا سب نے کہا کہ ہمارا خیال ہے کہ آپ لوگوں کو ساتھ لے کر واپس لوٹ چلیں اور وبائی ملک میں لوگوں کو نہ لے کر جائیں۔ یہ سنتے ہی عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں میں اعلان کرا دیا کہ میں صبح کو اونٹ پر سوار ہو کر واپس مدینہ منورہ لوٹ جاؤں گا تم لوگ بھی واپس چلو۔ صبح کو ایسا ہی ہوا ابو عبیدہ ابن جراح رضی اللہ عنہ نے کہا کیا اللہ کی تقدیر سے فرار اختیار کیا جائے گا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: کاش! یہ بات کسی اور نے کہی ہوتی ہاں ہم اللہ کی تقدیر سے فرار اختیار کر رہے ہیں لیکن اللہ ہی کی تقدیر کی طرف۔ کیا تمہارے پاس اونٹ ہوں اور تم انہیں لے کر کسی ایسی وادی میں جاؤ جس کے دو کنارے ہوں ایک سرسبز شاداب اور دوسرا خشک۔ کیا یہ واقعہ نہیں کہ اگر تم سرسبز کنارے پر چراؤ گے تو وہ بھی اللہ کی تقدیر سے ہو گا۔ اور خشک کنارے پر چراؤ گے تو وہ بھی اللہ کی تقدیر سے ہی ہو گا۔ بیان کیا کہ پھر عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ آ گئے وہ اپنی کسی ضرورت کی وجہ سے اس وقت موجود نہیں تھے انہوں نے بتایا کہ میرے پاس مسئلہ سے متعلق ایک علم ہے۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم کسی سرزمین میں (وبا کے متعلق) سنو تو وہاں نہ جاؤ اور جب ایسی جگہ وبا آ جائے جہاں تم خود موجود ہو تو وہاں سے مت نکلو۔ راوی نے بیان کیا کہ اس پر عمر رضی اللہ عنہ نے اللہ تعالیٰ کی حمد کی اور پھر واپس ہو گئے۔

علمائے کرام نے تطبیق دیتے ہوئے کہا کہ آدمی یہ سوچے کہ بیماری بذاتِ از خود نہیں جب تک کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا حکم نہ ہو تو یہاں پر ایک عقیدہ توڑا جا رہا ہے کہ شاید بیماری کہیں سے آ گئی اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے سلطنت کے باہر سے تو ایسی بات نہیں کیونکہ ہر کام اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے حکم سے ہوتا ہے کیونکہ بعض اوقات یہ ہوتا ہے کہ نرسس بیمار کے قریب ہی ہوتے ہیں اور بہت سارے لوگ

AbuQuranNotes.com / AskIslamPedia.com
AskIslamPedia
GATEWAY FOR ISLAMIC INFORMATION
Free Online Islamic Encyclopedia

بیمار کے قریب میں ہوتے ہیں لیکن بعض وقت ان کو وہ بیماری نہیں لگتی تو اس کا مطلب یہ کہ یہاں پر اللہ سبحانہ وتعالیٰ حکم نہیں ہے تو یہ معلق ہے اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے حکم پر تو اس کا مطلب بیماری بھی کمزور ہے اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے تابع ہے، اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا جب تک حکم نہ ہو تو کوئی بھی بیماری کسی کا کچھ نہیں بگاڑ سکتی، لیکن دوسری جگہ پر یہ ہے کہ پیریکاشن (احتیاط) لینے کے لیے کہا گیا، پیرکاشن لینا الگ چیز ہے لیکن عقیدہ، نیت آپ کی سوچ کیا ہے وہ یہاں پر بتائی جا رہی ہے کہ سوچ میں کیا ہونا چاہئے اسی لیے شیخ بن باز رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا گیا کہ توکل کا مطلب کیا ہے تو انہوں نے کہا کہ اسکے اندر دو پوائینٹ ہیں

((الْاِعْتِمَادُ عَلَى اللهِ))

اللہ پر بھروسہ کرنا، اور دوسرا کیا ہے

((بِالْاَخْذِ لِلْاَسْبَابِ الْمَشْرُوعَةِ))

مشروع اور جائز اسباب کو بھی اپنانا ہے اور اللہ پر بھی بھروسہ کرنا ہے بلکہ علمائے کرام نے کہا کہ اگر ایک آدمی صرف اسباب کو اپناتا ہے اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ پر بھروسہ نہیں کرتا ہے تو ویسا نہیں کرنا چاہئے بلکہ جائز اسباب کو اختیار کرنا چاہئے کہ مسببِ حقیقی تو اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہی ہے اسی لیے ایک حدیث ہے اس کا معنی صحیح لیکن اس کی سند صحیح نہیں ہے بعض علمائے کرام کے پاس البتہ صحیح ابن حبان کی سند کو شیخ شعیب الارناووط نے حسن کہا ہے لیکن "لجنہ دائمہ" کے اہل علم نے کہا کہ یہ حدیث ضعیف ہے بلکہ بعض نے تو اس کو منکر تک کہہ دیا ہے، وہ یہ ہے کہ اسباب کو اختیار کرنا چاہئے اس کے بہت سارے دلائل قرآن مجید میں بھی موجود ہے، مریم علیہا السلام کو کھجور کے درخت کے پاس کہا کہ اس کو آپ (علیہا السلام) ہلایئے تو کھجوریں گریں گے تو کھجوریں تو خود بہ خود گر سکتی تھیں لیکن اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے کہا کہ اسباب اپنانا چاہئے، موسیٰ علیہ السلام سے کہا کہ تم لکڑی سے سمندر کو مارو گے تو پھٹ

AbmQuranNotes.com / AskIslamPedia.com

پڑے گا موسی علیہ السلام اگر نہیں بھی مارے اللہ تعالیٰ صرف "کن فیکون" کہہ دیں تو سمندر پھٹ سکتا ہے لیکن اسباب کو اپنانا چاہیے، اسباب کو پانے کے لیے بہت سی جگہوں پر قرآن مجید میں ابھارا گیا ہے، ہجرت کے موقعہ پر اللہ کے نبی ﷺ جاتے ہیں یمن کی طرف لیکن بعد میں جاتے ہیں مدینہ کی طرف یعنی کہ کفارِ قریش پہلے چلے گئے مدینہ کی طرف اللہ کے نبی ﷺ کو ڈھونڈتے ڈھونڈتے بعد میں اللہ کے نبی ﷺ ساحلی راستے سے ہوتے ہوئے جاتے ہیں تو یہ سب اسباب اپنانا چاہیے، اسٹراٹیجی اپنا نا جنگوں کے دوران، اللہ کے نبی ﷺ نے خندقیں کھودی اور اللہ کے نبی ﷺ تلواروں کا اور تیروں کا اور اسی طرح گھوڑوں کا اور سواروں کا کیوں آپ ﷺ نے انتظام کیا ایسا تو نہیں کہ اللہ کی مدد آئی گی اور ہم ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر صرف بیٹھے رہیں گے وہاں جاکر میدانِ جنگ میں نماز پڑھیں گے اور فرشتے آکر لڑیں ایسا تو نہیں ہے نا، باقاعدہ اسباب کو اپنانا ہے اللہ کے نبی ﷺ پوچھتے کہ جاؤ جاکر دیکھو کہ وہ سامنے والے لوگ کتنے دیغ چھڑا رہے ہیں کتنا کھا رہے ہیں اور اسی طریقے سے یہاں تک کہ اگر ان کے مینگنی جو ان کے جانوروں کی جو غلاظت ہوتی ہے وہ تک بھی اٹھا کر لاتے تھے اور اس کے اندر دیکھتے تھے کہ اس کے اندر بہت ہی سوکھا پن تو اس کا مطلب یہ ہے کہ سامنے والو کے پاس کھانے کی بہت کمی ہے لیکن اگر وہ غلاظت مینگنی ہوتی تھی مینگنی سے پہچانتے تھے کہ اس قوم کی تونگری کا کیا حال ہے اور غربت کا کیا حال ہے۔ یہ سب کیا ہیں؟ اسباب ہیں اسٹراٹیجیس ہیں تو اسلام میں اسٹراٹیجیس اور اسباب کو اپنانے کو نہیں روکا گیا تدبیر تقدیر کے خلاف نہیں ہے اور نا توکل کے خلاف ہے بلکہ تدبیر تقدیر کا ایک حصہ ہے تو یہ مسئلہ حل ہو گیا الحمدللہ۔

AbmQuranNotes.com / AskIslamPedia.com
AskIslamPedia
GATEWAY FOR ISLAMIC INFORMATION
Free Online Islamic Encyclopedia

کورونا وائرس اور دسواں مسئلہ

الجمعیۃ الخیریۃ اگر آپ کوئی سوسائیٹی یا ٹرسٹ بنا کر لوگوں میں چاریٹی کا کام کرتے ہیں، لوگوں کو کھانا کھلاتے ہیں ان کو بنیادی ضروریات کی چیزیں مہیا کرواتے ہیں میڈیسن فری میں دیتے ہیں ان سب کی کیا اہمیت اور فضیلت ہے؟۔

الجمعیۃ الخیریۃ کھولنے کی قرآن وحدیث میں دلیل کہاں ہے یعنی کہ سوسائیٹی کھولتے آپ ایک چھوٹا ٹرسٹ بناتے اور اس ذریعے سے آپ پیسہ جمع کرتے اور غریبوں کو کھانا کھلاتے اور غریبوں کے بارے میں سوچتے اپنے سے ہٹ کر بھی آپ دوسروں کے بارے میں سوچتے تو دراصل شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ یہ بہت اچھا عمل ہے اور آپ نے سورۃ الماعون:

﴿أَرَأَيْتَ الَّذِي يُكَذِّبُ بِالدِّينِ﴾

کیا آپ نے دیکھا اس کو آدمی کو جس نے قیامت کے دن کا انکار کر رہا ہے

﴿فَذَٰلِكَ الَّذِي يَدُعُّ الْيَتِيمَ﴾

(جو آخرت کا انکار کرتا ہے اس کے اندر کیا کیا کمزوریاں آجاتی ہیں) وہ یتیموں کو دھکے دیتا ہے

﴿وَلَا يَحُضُّ عَلَىٰ طَعَامِ الْمِسْكِينِ﴾

اور وہ ابھارتا نہیں ہے مسکینوں کو کھانا کھلانے پر تو اس کا مطلب یہ نکلا کہ یتیموں کا خیال نہیں کرنا مسکینوں کا خیال نہیں کرنا یہ وہ لوگ کرتے ہیں جن کو آخرت پر یقین نہ ہو لیکن جن کو آخرت پر یقین ہو تو وہ یتیموں کا مسکینوں کا خیال کریں اس سے پتہ چلتا ہے کہ بلکہ ابھارنا چاہئے۔

﴿وَلَا يَحُضُّ عَلَىٰ طَعَامِ الْمِسْكِينِ﴾

AbmQuranNotes.com / AskIslamPedia.com
AskIslamPedia
Gateway for Islamic Information
Free Online Islamic Encyclopedia

اللہ سبحانہ وتعالیٰ ڈانٹتے ہوئے کہہ رہے ہیں کہ یہ شخص جو ہے مسکینوں کو کھلانے پر ابھارتا نہیں ہے یعنی کہ مطلب یہ ہے کہ ابھارنا چاہئے ابھارنے کے لیے آپ کیا کرتے ہیں ایک الجمعیۃ الخیریۃ کھولتے ہیں اور لوگوں سے کہتے ہیں آؤ اور اس میں پیسے ڈالو ہم جاکر وہ کام کریں گے ان کی مدد کریں گے تو ایک آدمی لگا ہوا ہوتا ہے فالو کر رہا ہے ایک غم پالتا ہے ھم پالتا ہے ایک فکر پالتا ہے پھر اس کے بعد جاکر محنت کرتا ہے تو دراصل شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ یہ بہت بڑا کارِ خیر ہے۔

کورونا وائرس اور گیارہواں مسئلہ

جمعہ اور جماعات سے ایک آدمی دور رہکر ایک آدمی گھر میں ہی نماز ادا کرتا ہے کورونا کی وجہ سے تو اس کے کیا مسائل ہیں یہ تو عید کے مسائل ہیں اُس کے بارے میں ایک مستقل کل ان شاء اللہ میں تفصیلی بیان کروں گا آج میں نے صرف ٹاپک ذکر کر دیا ہے۔

جمعہ یا جماعات کے تعلق سے عید کے موقع پر کیسے عمل کیا جائے تو اس پر میں نے ایک تحریر تیار کی ہے جو کو میں پڑھ کر سناؤں گا ان شاء اللہ عید کے مسائل کورونا کے وجود کے دوران۔

کورونا وائرس اور بارہواں مسئلہ

بعض اوقات حالات ایسے ہوتے ہیں کہ مریض کی یا مرنے والے میت کی اس کیفیت میں باڈی حوالے کی جاتی ہے کہ نہلانا بھی مشکل ہے اور تیمم بھی مشکل ہے، قریب جاکر ڈر جاتا ہے ایک آدمی، کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ کورونا مجھے لگ جائے بعض کی رائے ہے کے قریب جانے سے کورونا نہیں ہوتا ہے لیکن اس کے باوجود بھی بعض اوقات ایسے کچھ اور بیماریاں اتنی زیادہ ہوتی ہیں کہ خون زیادہ نکل گیا،

AbmQuranNotes.com / AskIslamPedia.com

جیسا کہ شیخ بن باز رحمۃ اللہ علیہ کے پاس ایک مسئلہ آیا تھا کہ کسی کا ایکسیڈنٹ ہو گیا یا اس حالت میں جسم سے خون رس رہا ہے کہ اس کو ایک بڑے پاکٹ میں ڈال کر ورثہ کے حوالے کیا جا رہا ہے اس وقت میں نہ غسل کروایا جاسکتا ہے اور نہ تیمم، ایسی کوئی سچویشن آجاتی ہے کہ غسل بھی نہیں اور تیمم بھی نہیں تو کیا بغیر تیمم اور بغیر غسل کے کسی میت کو دفن کیا جاسکتا ہے؟ تو اس بارے میں علمائے کرام کے کیا اقوال ہیں۔؟

اور اسی طرح کورونا کے دوران مریض اس حالت میں ہوتا ہے کہ بعض اوقات ہاسپٹل والے کہتے ہیں یہ پاکٹ سے میت کو مت نکالیئے بس اس کو لے جا کر دفن کر دیجیئے تو اب ایسے وقت پر غسل دیا جارہا ہے اور نہ تیمم دیا جارہا ہے تو اس بارے میں شیخ بن باز رحمۃ اللہ علیہ جب باحیات تھے تو اس وقت پر ایسا ایک مسئلہ آیا تھا کہ بہت خطرناک طریقے سے ٹکر کی وجہ سے ایک آدمی کی باڈی اتنی زیادہ لہولہان ہو گئی تھی کہ ایک پاکٹ میں ڈال کر اور پوری طرح سے پیاک کر کے وارثین کو کہا گیا تھا اسی طریقے سے آپ دفنانا ہے، تو ایسے وقت پر سوال اٹھا کہ اب غسل دیں گے کیسے؟ یا میت کو تیمم کیسے دیں گے تو ایسے وقت پر شیخ بن باز رحمۃ اللہ علیہ نے فتویٰ دیا تھا اس وقت پر یہ فتویٰ مقبول ہوا اور تمام علمائے کرام نے اس فتوے کو قبول کیا وہ یہ ہے کہ بغیر غسل کے اور بغیر تیمم کے بھی دفنایا جاسکتا ہے مطلب یہ ہے کہ جو شرطیں ہیں اور جو ارکان ہیں جو بھی چیزیں اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے واجب کی ہیں تو اس کے لیے علمائے کرام نے ایک اصول بتادیا ہے اگر اصولِ فقہ کی کتابیں پڑھیں تو اس کے اندر واضح طور پر لکھا ہوا ہے کہ استطاعت پر مبنی ہے:

﴿فَاتَّقُوا اللّٰهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ﴾

AskIslamPedia
GATEWAY FOR ISLAMIC INFORMATION
Free Online Islamic Encyclopedia
AbmQuranNotes.com / AskIslamPedia.com

اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے تم اتنا ہی ڈرو جتنا تمہاری استطاعت ہو اور اسی طرح شیخ السعدی رحمۃ اللہ علیہ نے "القواعد الفقهية" میں ایک شعر بیان کیا ہے ہمیشہ ذہن میں رکھنا چاہیئے لوگ کہتے ہیں واجب ہے واجب بھی ساقط ہو جاتا ہے اگر آپ عاجز ہو:

وَلَيْسَ وَاجِبٌ بِلَا اقْتِدَارِ
وَلَا مُحَرَّمٌ مَعَ اضْطِرَارِ

اور کوئی چیز واجب نہیں ہے جب کہ طاقت نہ ہو اور وہ حرام چیزیں جائز ہو جاتیں ہیں اگر مجبوری کی کیفیت ہو تو یہ ایک قاعدہ ہے علمائے کرام نے ہمیشہ سے بتایا ہے تو غسل اور تیمم کا مسئلہ بھی آپ حل کر سکتے ہیں ان شاء اللہ

کورونا وائرس اور تیرہواں مسئلہ

حرم کی لائیو رکارڈنگ نشر کی جاتی اس نماز کو حیدر آباد میں اگر فالو کریں تو کیا ان کی جماعت ہو جاتی ہے؟

بعض لوگ حرم شریف کی تراویح سنتے ہیں ٹی وی پر دیکھتے ہیں اور اپنے گھروں میں حیدر آباد میں جماعت بنا رہے ہیں تو کیا یہ جائز ہے؟

کیا ہم ایسی جماعت بنا سکتے ہیں یا نہیں بنا سکتے؟

تو میں نے ان کو جواب میں کہا اس کو استماع کہا جاتا ہے اجتماع نہیں کہا جا سکتا استماع کہ معنی کہ آپ سن رہے ہیں لیکن اجتماع نہیں، اجتماع کہتے ہیں ایک جگہ پر یا چھت کے نیچے امام اور مقتدی جمع ہو رہے ہیں یا ایک ہی مسجد یا اس کے احاطے میں امام اور مقتدی جمع ہوں اس کو اجتماع کہتے

AbmQuranNotes.com / AskIslamPedia.com
AskIslamPedia
GATEWAY FOR ISLAMIC INFORMATION
Free Online Islamic Encyclopedia

ہیں اب درمیان میں اتنے سمندر ہیں انڈیا کہاں اور سعودی عرب کہاں اور درمیاں میں اتنا بڑا فاصلہ ہے اتنے بڑے بڑے گاؤں ہیں شہر ہیں کئی ملک ہیں تو اتنا فاصلہ ہو رہا ہے آپ جو کہہ رہے ہیں اجتماع اس کو استماع ہے "استمع، یستمع، استماع" یہ تو سنتا ہوا اس کو اجتماع نہیں کہا جاتا لہذا ایسی جماعت قائم نہیں ہوتی ہے تو متصل ہونا اور لگ کر ہونا یہ شرطوں میں سے ہے صفوں کا متصل ہونا لگاتار ہونا وہ شرطوں میں اس کا خیال رکھیں ہاں یہ الگ بات ہے کہ حرم میں بعض اوقات بہت زیادہ جگہ نہیں ہوتی ہے تو لوگ بلڈنگ میں پڑھ لے تے ہیں لیکن وہ تو جگہ فل ہونے کے بعد کا ہے اس کو سوچ کر آپ انڈیا میں نہ پڑھ لیں وہ تو ایک مجبوری کی کیفیت ہوتی ہے ایسا نہیں ہے کہ حرم میں جگہ خالی ہو اور ایک آدمی دور اکیلا پڑھ رہا ہو اور مسجد حرم کے اطراف واکناف بہت سارے مجبوری کے مسائل ہوتے ہیں اس کو بنیاد بنا کر آپ ایک ملک سے باہر جا کر قیاس کریں تو یہ قیاس صحیح نہیں ہوتا ہے۔

کورونا وائرس اور چودھواں مسئلہ

جب ہم کسی کی موت کی خبر سنتے ہیں تو تعزیت کے لیے کیا کلمات استعمال کریں کس طرح سے تعزیت پیش کریں؟ اس بارے میں صلاۃ الجنازہ یعنی کہ اگر کوئی مولوی نہ ملے تو ایسے وقت پر وہ چک لسٹ کیا ہے، کفنانا کیسا؟، غسل کیسے دینا ہے؟، دفنانا کیسا؟، 102 پوئینٹ میں آپ کے سامنے ان شاء اللہ میری ایک کتاب ہے "صلاۃ الجنازہ" 102 چک لسٹ پر مشتمل ان شاء اللہ وہ بھی میں آپ کو پڑھ کر سناؤں گا تاکہ اگر کوئی اس کو سن کر اپنے میت کو اس کے حقوق ادا کرتے ہوئے اس کی تدفین کرنا چاہتا ہے تو شرعی اعتبار سے کفن دفن کے کیا مسائل ہیں وہ بھی سیکھ لے ان شاء اللہ۔

AbmQuranMeem.com / AskIslamPedia.com
AskIslamPedia
GATEWAY FOR ISLAMIC INFORMATION
Free Online Islamic Encyclopedia

AbmQuranNotes.com / AskIslamPedia.com

AskIslamPedia
GATEWAY FOR ISLAMIC INFORMATION
Free Online Islamic Encyclopedia

AbmQuranNotes.com / AskIslamPedia.com

Author

شیخ ارشد بشیر عمری مدنی

Shaikh Arshad Basheer Umari Madani

Hafiz, Aalim, Faazil (Madina University, KSA), MBA.
Founder & Director of AskIslamPedia.com
Chairman: Ocean The ABM School, Hyd.
+91 92906 21633 (whatsapp only)
www.abmqurannotes.com | www.askislampedia.com | www.askmadani.com